ف۱ سورۂ بنی اسرائیل اس کا نام سورۂ اسراء اور سورۂ سبحان بھی ہے۔ یہ سورت مکیہ ہے۔ مگر آٹھ آیتیں وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ سے نَصِيْرًا تک یہ قول قتادہ کا ہے بیضاوی نے جزم کیا ہے کہ یہ سورت تمام کی تمام مکیہ ہے اس سورت میں بارہ ۱۲ رکوع اور ایک سو دس ۱۱۰ آیتیں بصری ہیں اور کوفی ایک سو گیارہ ۱۱۱ اور پانچسو تینتیس ۵۳۳ کلمے اور تین ہزار چار سو ساٹھ ۳۴۶۰ حرف ہیں ف۲ منزہ ہے اس کی ذات ہر عیب و نقص سے ف۳ محبوب محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۴ شب معراج ف۵ جس کا فاصلہ چالیس منزل یعنی سوا مہینہ سے زیادہ کی راہ ہے شانِ نزول: جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شب معراج درجاتِ عالیہ و مراتب رفیعہ پر فائز ہوئے تو ربّ عزوجل نے خطاب فرمایا

سُوْرَةُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّاِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً وَّاثْنَا عَشَرَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ بنی اسرائیل مکی ہے اس میں اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان نہایت رحم والا ایک سو دس آیتیں اور بارہ رکوع ہیں

سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى

پاکی ہے اسے ف۲ جو اپنے بندے ف۳ کو راتوں رات لے گیا ف۴ مسجد حرام سے

الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ

مسجد اقصٰے تک ف۵ جس کے گرداگرد ہم نے برکت رکھی ف۶ کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں

السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ① وَاٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ

بیشک وہ سنتا دیکھتا ہے اور ہم نے موسیٰ کو کتاب ف۷ عطا فرمائی اور اُسے بنی اسرائیل

اِسْرَآءِيْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِيْ وَكِيْلًا ② ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ

کے لیے ہدایت کیا کہ میرے سوا کسی کو کارساز نہ ٹھہراؤ اے ان کی اولاد جن کو ہم نے نوح

نُوْحٍ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا ③ وَقَضَيْنَآ اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ فِي

کے ساتھ ف۸ سوار کیا بیشک وہ بڑا شکر گزار بندہ تھا ف۹ اور ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب ف۱۰ میں وحی بھیجی

الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيْرًا ④

کہ ضرور تم زمین میں دوبار فساد مچاؤ گے ف۱۱ اور ضرور بڑا غرور کرو گے ف۱۲

فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ

پھر جب ان میں پہلی بار ف۱۳ کا وعدہ آیا ف۱۴ ہم نے تم پر اپنے بندے بھیجے سخت لڑائی والے ف۱۵

فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ ؕ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ⑤ ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ

تو وہ شہروں کے اندر تمہاری تلاش کو گھسے ف۱۶ اور یہ ایک وعدہ تھا ف۱۷ جسے پورا ہونا تھا پھر ہم نے ان پر

الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَاَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ

الٹ کر تمہارا حملہ کر دیا ف۱۸ اور تم کو مالوں اور بیٹوں سے مدد دی اور تمہارا جتھا بڑھا

نَفِيْرًا ⑥ اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ ۫ وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا ؕ فَاِذَا

دیا اگر تم بھلائی کرو گے اپنا بھلا کرو گے ف۱۹ اور اگر برا کرو گے تو اپنا پھر جب

اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) یہ فضیلت و شرف میں نے تمہیں کیوں عطا فرمایا حضور نے عرض کیا اس لیے کہ تو نے مجھے عبدیت کے ساتھ اپنی طرف منسوب فرمایا اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی (خازن)

ف۶ دینی بھی دنیوی بھی کہ وہ سرزمین پاک وحی کی جائے نزول اور انبیاء کی عبادت گاہ اور ان کا جائے قیام و قبلہ عبادت ہے اور کثرت انہار و اشجار سے وہ زمین سرسبز و شاداب اور میووں اور پھلوں کی کثرت سے بہترین عیش و راحت کا مقام ہے۔ معراج شریف نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک جلیل معجزہ اور اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے اور اس سے حضور کا وہ کمال قرب ظاہر ہوتا ہے جو مخلوق الٰہی میں آپ کے سوا کسی کو میسر نہیں، نبوت کے بارھویں سال سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معراج سے نوازے گئے مہینہ میں اختلاف ہے مگر اشہر یہ ہے کہ ستائیس رجب کو معراج ہوئی مکہ مکرمہ سے حضور کا بیت المقدس تک شب کے چھوٹے حصہ میں تشریف لے جانا نص قرآنی سے ثابت ہے اس کا منکر کافر ہے اور آسمانوں کی سیر اور منازلِ قرب میں پہنچنا احادیث صحیحہ معتمدہ مشہورہ سے ثابت ہے جو حد تواتر کے قریب پہنچ گئی ہیں اس کا منکر گمراہ ہے معراج شریف بحالت بیداری جسم و روح دونوں کے ساتھ واقع ہوئی، یہی جمہور اہل اسلام کا عقیدہ ہے اور اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کثیر جماعتیں اور حضور کے اجلہ اصحاب اسی کے معتقد ہیں نصوصِ آیات و احادیث سے بھی یہی مستفاد ہوتا ہے تیرہ دماغان فلسفہ کے اوہام فاسدہ محض باطل ہیں۔ قدرتِ الٰہی کے معتقد کے سامنے وہ تمام شبہات محض بے حقیقت ہیں حضرت جبرائیل کا براق لے کر حاضر ہونا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غایتِ اکرام و احترام کے ساتھ سوار کرکے لے جانا بیت المقدس میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا انبیاء کی امامت فرمانا، پھر وہاں سے سیر سماوات کی طرف متوجہ ہونا جبریل امین کا ہر ہر آسمان کا دروازہ کھلوانا ہر ہر آسمان پر وہاں کے صاحب مقام انبیاء علیہم السلام کا شرف زیارت سے مشرف ہونا اور حضور کی تکریم کرنا احترام بجالانا تشریف آوری کی مبارک بادیں دینا، حضور کا ایک آسمان سے دوسرے آسمان کی طرف سیر فرمانا وہاں کے عجائب دیکھنا اور تمام مقربین کی نہایت منازل سدرۃ المنتہیٰ کو پہنچنا جہاں سے آگے بڑھنے کی کسی ملک مقرب کو بھی مجال نہیں ہے، جبریل امین کا وہاں معذرت کرکے رہ جانا پھر مقام قرب خاص میں حضور کا ترقیاں فرمانا اور اس قرب اعلیٰ میں پہنچنا کہ جس کے تصور تک خلق کے اوہام و افکار بھی پرواز سے عاجز ہیں وہاں مورد رحمت و کرم ہونا اور انعامات الٰہیہ اور خصائص نعم سے سرفراز فرمایا جانا اور ملکوت سماوات و ارض اور ان سے افضل و برتر علوم پانا اور امت کے لیے نمازیں فرض ہونا حضور کا شفاعت فرمانا جنت و دوزخ کی سیریں اور پھر اپنی جگہ واپس تشریف لانا اور اس واقعہ کی خبریں دینا کفار کا اس پر شورشیں مچانا اور بیت المقدس کی عمارت کا حال اور ملک شام جانے والے قافلوں کی کیفیتیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دریافت کرنا حضور کا سب کچھ بتانا اور قافلوں کے جو احوال حضور نے بتائے قافلوں کے آنے پر ان کی تصدیق ہونا یہ تمام صحاح کی معتبر احادیث سے ثابت ہے اور بکثرت احادیث ان تمام امور کے بیان اور ان کی تفاصیل سے مملو ہیں۔ ف۷ یعنی توریت ف۸ کشتی میں

جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْٓءٗا وُجُوْهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا ﴿۷﴾ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ ۚ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ﴿۸﴾ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ﴿۹﴾ وَّاَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۰﴾ وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ﴿۱۱﴾ وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ؕ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ﴿۱۲﴾ وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ؕ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ﴿۱۳﴾ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ

دوسری بار کا وعدہ آیا ف۲۰ کہ دشمن تمھارا منہ بگاڑ دیں ف۲۱ اور مسجد میں داخل ہوں ف۲۲ جیسے پہلی بار داخل ہوئے تھے ف۲۳ اور جس چیز پر قابو پائیں ف۲۴ تباہ کر کے برباد کردیں قریب ہے تمھارا رب تم پر رحم کرے ف۲۵ اور اگر تم پھر شرارت کرو ف۲۶ تو ہم پھر عذاب کریں گے ف۲۷ اور ہم نے جہنم کو کافروں کا قید خانہ بنایا ہے بیشک یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھی ہے ف۲۸ اور خوشی سناتا ہے ایمان والوں کو جو اچھے کام کریں کہ ان کے لیے بڑا ثواب ہے اور یہ کہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ہم نے ان کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے اور آدمی برائی کی دعا کرتا ہے ف۲۹ جیسے بھلائی مانگتا ہے ف۳۰ اور آدمی بڑا جلد باز ہے ف۳۱ اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا ف۳۲ تو رات کی نشانی مٹی ہوئی رکھی ف۳۳ اور دن کی نشانیاں دکھانے والی ف۳۴ کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو ف۳۵ اور ف۳۶ برسوں کی گنتی اور حساب جانو ف۳۷ اور ہم نے ہر چیز خوب جدا جدا ظاہر فرمادی ف۳۸ اور ہر انسان کی قسمت ہم نے اس کے گلے سے لگا دی ف۳۹ اور اس کے لیے قیامت کے دن ایک نوشتہ نکالیں گے جسے کھلا ہوا پائے گا ف۴۰ فرمایا جائے گا کہ اپنا نامہ پڑھ آج تو خود ہی اپنا حساب

ف۹ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کثیر الشکر تھے، جب کچھ کھاتے پیتے پہنتے تو اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے اور اس کا شکر بجالاتے ان کی ذریت پر لازم ہے کہ وہ اپنے جد محترم کے طریقہ پر قائم رہے ف۱۰ توریت ف۱۱ اس سے زمینِ شام و بیت المقدس مراد ہے اور دو مرتبہ کے فساد کا بیان اگلی آیت میں آتا ہے ف۱۲ اور ظلم و بغاوت میں مبتلا ہو گئے ف۱۳ کے فساد کے عذاب ف۱۴ اور انھوں نے احکام توریت کی مخالفت کی اور محارم و معاصی کا ارتکاب کیا اور حضرت شعیا پیغمبر علیہ السلام اور بقولے حضرت ارمیا کو قتل کیا (بیضاوی وغیرہ)۔ ف۱۵ بہت زور و قوت والے ان کو تم پر مسلط کیا اور وہ سنجاریب اور اس کی افواج ہیں یا بخت نصر یا جالوت جنھوں نے بنی اسرائیل کے علماء کو قتل کیا توریت کو جلایا مسجد کو خراب کیا اور ستر ہزار کو ان میں سے گرفتار کیا ف۱۶ کہ تمھیں لوٹیں اور قتل و قید کریں۔ ف۱۷ عذاب کا کہ لازم تھا جب تم نے توبہ کی اور تکبر و فساد سے باز آئے تو ہم نے تم کو دولت دی اور ان پر غلبہ عنایت فرمایا جو تم پر مسلط ہو چکے تھے ف۱۹ تمھیں اس بھلائی کی جزا ملے گی ف۲۰ اور تم نے پھر فساد برپا کیا حضرت عیسٰی علیہ السلام کے قتل کے درپے ہوئے اللہ تعالیٰ نے انھیں بچایا اور اپنی طرف اُٹھالیا اور تم نے حضرت زکریا علیہ السلام اور حضرت یحیٰی علیہ السلام کو قتل کیا تو اللہ تعالیٰ نے تم پر اہلِ فارس اور رُوم کو مسلط کیا کہ تمھارے وہ دشمن تمھیں قتل کریں قید کریں اور تمھیں اتنا پریشان کریں۔ ف۲۱ کہ رنج و پریشانی کے آثار تمھارے چہروں سے ظاہر ہوں ف۲۲ یعنی بیت المقدس میں اور اس کو ویران کریں۔ ف۲۳ اور اس کو ویران کیا تھا تمھارے پہلے فساد کے وقت ف۲۴ بلادِ بنی اسرائیل سے اس کو ف۲۵ دوسری مرتبہ کے بعد بھی اگر تم دوبارہ توبہ کرو اور معاصی سے باز آؤ ف۲۶ تیسری مرتبہ ف۲۷ چنانچہ ایسا ہوا اور انھوں نے پھر اپنی شرارت کی طرف عود کیا اور زمانہ پاک مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی تکذیب کی تو قیامت تک کے لیے ان پر ذلت لازم کردی گئی اور مسلمان ان پر مسلط فرما دیئے گئے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں یہود کی نسبت وارد ہوا ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ الآیہ۔ ف۲۸ وہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے رسولوں پر ایمان لانا اور ان کی اطاعت کرنا ہے۔ ف۲۹ اپنے لیے اور اپنے گھر والوں کے لیے اور اپنے مال کے لیے اور اپنی اولاد کے لیے اور غصہ میں آکر ان سب کو کوستا ہے اور ان کے لیے بد دعائیں کرتا ہے۔ ف۳۰ اگر اللہ تعالیٰ اس کی یہ بد دعا قبول کرلے تو وہ شخص یا اس کے اہل و مال ہلاک ہو جائیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کو قبول نہیں فرماتا۔ ف۳۱ بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس آیت میں انسان سے کافر مراد ہے اور برائی کی دعا سے اس کا عذاب کی جلدی کرنا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نضر بن حارث کافر نے کہا یارب اگر یہ دینِ اسلام تیرے نزدیک حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا دردناک عذاب بھیج اللہ تعالیٰ نے اس کی یہ دعا قبول کرلی اور اس کی گردن ماری گئی۔ ف۳۲ اپنی وحدانیت و قدرت پر دلالت کرنے والی ف۳۳ یعنی شب کو تاریک کیا تاکہ اس میں آرام کیا جائے۔ ف۳۴ روشن کہ اس میں سب چیزیں نظر آئیں ف۳۵ اور کسب و معاش کا کام بآسانی انجام دے سکو ف۳۶ رات دن کے دورے سے ف۳۷ دینی و دنیوی کاموں کے اوقات کا ف۳۸ خواہ اس کی حاجت دین میں ہو یا دنیا میں مدعا یہ ہے کہ ہر ایک چیز کی تفصیل فرمادی، جیسا کہ دوسری آیت میں ارشاد فرمایا مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ ہم نے کتاب میں کچھ چھوڑ نہ دیا اور ایک اور آیت میں ارشاد فرمایا وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ غرض ان آیات سے ثابت ہے کہ قرآن کریم میں جمیع اشیاء کا بیان ہے، سبحان اللہ کیا کتاب ہے کیسی اس کی جامعیت (جمل خازن مدارک وغیرہ) ف۳۹ یعنی جو کچھ اس کے لیے مقدر کیا گیا ہے، خیر یا شر سعادت یا شقاوت وہ اس کو اس طرح لازم ہے جیسے گلے کا ہار، جہاں جائے ساتھ رہے کبھی

حَسِيْبًا ۝۱۴ مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ

کرنے کو بہت ہے جو راہ پر آیا وہ اپنے ہی بھلے کو راہ پر آیا ف۴۱ اور جو بہکا تو اپنے ہی بُرے کو

فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۭ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ

بہکا ف۴۲ اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی ف۴۳ اور ہم عذاب

حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ۝۱۵ وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا

کرنے والے نہیں جب تک رسول نہ بھیج لیں ف۴۴ اور جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں اس کے خوشحالوں ف۴۵ پر

فَفَسَقُوْا فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا ۝۱۶ وَكَمْ

احکام بھیجتے ہیں پھر وہ اس میں بے حکمی کرتے ہیں تو اس پر بات پوری ہو جاتی ہے تو ہم اسے تباہ کرکے برباد کر دیتے

اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ ۭ وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ

ہیں اور ہم نے کتنی ہی سنگتیں ف۴۶ نوح ؑ کے بعد ہلاک کر دیں ف۴۷ اور تمہارا رب کافی ہے اپنے بندوں کے

خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ۝۱۷ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَاۗءُ

گناہوں سے خبردار دیکھنے والا ف۴۸ جو یہ جلدی والی چاہے ف۴۹ ہم اسے اس میں جلد دے دیں جو چاہیں جسے چاہیں

لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۝۱۸

ف۵۰ پھر اس کے لیے جہنم کر دیں کہ اس میں جائے مذمت کیا ہوا دھکے کھاتا۔

وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰۗىِٕكَ كَانَ

اور جو آخرت چاہے اور اس کی سی کوشش کرے ف۵۱ اور ہو ایمان والا تو انھیں کی کوشش

سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ۝۱۹ كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَاۗءِ وَهٰٓؤُلَاۗءِ مِنْ عَطَاۗءِ رَبِّكَ ۭ

ٹھکانے لگی ف۵۲ ہم سب کو مدد دیتے ہیں ان کو بھی ف۵۳ اور تمہارے ربّ کی عطا سے

وَمَا كَانَ عَطَاۗءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ۝۲۰ اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ

ف۵۵ اور تمہارے رب کی عطا پر روک نہیں ف۵۶ دیکھو ہم نے ان میں ایک کو ایک پر کیسی

عَلٰي بَعْضٍ ۭ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ۝۲۱ لَا تَجْعَلْ

بڑائی دی ف۵۷ اور بیشک آخرت درجوں میں سب سے بڑی اور فضل میں سب سے اعلیٰ ہے اے سننے والے

جدا نہ ہو۔ مجاہد نے کہا کہ ہر انسان کے گلے میں اس کی سعادت یا شقاوت کا نوشتہ ڈال دیا جاتا ہے ف۴۰ وہ اس کا اعمال نامہ ہوگا ف۴۱ اس کا ثواب وہی پائے گا ف۴۲ اس کے بہکنے کا گناہ اور وبال اس پر ف۴۳ ہر ایک کے گناہوں کا بار اسی پر ہوگا ف۴۴ جو امّت کے اس فرائض سے آگاہ فرمائے اور راہ حق ان پر واضح کرے اور حجت قائم فرمائے۔

ف۴۵ اور سرداروں

ف۴۶ یعنی تکذیب کرنے والی امتیں۔

ف۴۷ مثل عاد و ثمود وغیرہ کے

ف۴۸ ظاہر و باطن کا عالم اس سے کچھ چھپایا نہیں جا سکتا

ف۴۹ یعنی دنیا کا طلب گار ہو۔

ف۵۰ یہ ضروری نہیں کہ طالب دُنیا کی ہر خواہش پوری کی جائے اور اسے دیا ہی جائے اور جو وہ مانگے وہی دیا جائے ایسا نہیں ہے بلکہ ان میں سے جسے چاہتے ہیں دیتے ہیں اور جو چاہتے ہیں دیتے ہیں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ محروم کر دیتے ہیں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ بہت چاہتا ہے اور تھوڑا دیتے ہیں۔ کبھی ایسا کہ عیش چاہتا ہے تکلیف دیتے ہیں ان حالتوں میں کافر دُنیا و آخرت دونوں کے ٹوٹے میں رہا اور اگر دُنیا میں اس کو اس کی پوری مراد دے دی گئی تو آخر کی بدنصیبی و شقاوت تو جب بھی ہے بخلاف مؤمن کے جو آخرت کا طلبگار ہے۔

اگر وہ دُنیا میں فقر سے بھی بسر کر گیا تو آخرت کی دائمی نعمت اس کے لیے ہے اور اگر دُنیا میں بھی فضل الٰہی سے اس کو عیش ملا تو دونوں جہان میں کامیاب غرض مؤمن ہر حال میں کامیاب ہے اور کافر اگر دُنیا میں آرام پا بھی لے تو بھی کیا کیونکہ۔

ف۵۱ اور عمل صالح بجا لائے۔

ف۵۲ اس آیت سے معلوم ہوا کہ عمل کی مقبولیت کے لیے تین چیزیں درکار ہیں۔ ایک تو طالب آخرت ہونا یعنی نیک نیّت دوسرے سعی یعنی عمل کو باہتمام اس کے حقوق کے ساتھ ادا کرنا تیسرے ایمان جو سب سے زیادہ ضروری ہے۔

ف۵۳ جو دنیا چاہتے ہیں۔

ف۵۴ جو طالب آخرت ہیں۔

ف۵۵ دُنیا میں سب کو روزی دیتے ہیں اور انجام ہر ایک کا اس کے حسب حال ف۵۶ دُنیا میں سب اس سے فیض اٹھاتے ہیں۔ نیک ہوں یا بد۔

ف۵۷ مال و کمال اور جاہ و ثروت میں۔

ف۵۸ بے یار و مددگار ف۵۹ ضعف کا غلبہ ہو اعضا میں قوت نہ رہے اور جیسا تو بچپن میں ان کے پاس بے طاقت تھا ایسے ہی وہ آخر عمر میں تیرے پاس ناتواں رہ جائیں
ف۶۰ یعنی ایسا کوئی کلمہ زبان سے نہ نکالنا جس سے یہ سمجھا جائے کہ ان کی طرف سے طبیعت پر کچھ گرانی ہے ف۶۱ اور حسن ادب کے ساتھ ان سے خطاب کرنا مسئلہ ماں باپ کو ان کا نام لے کر نہ پکارے یہ خلافِ ادب ہے اور اس میں ان کی دل آزاری ہے لیکن وہ سامنے نہ ہوں تو ان کا ذکر نام لے کر کرنا جائز ہے مسئلہ ماں باپ سے اس طرح کلام کرے جیسے غلام و خادم آقا سے کرتا ہے ف۶۲ یعنی بہ نرمی و تواضع پیش آ اور ان کے ساتھ تھکے وقت میں شفقت و محبت کا برتاؤ کر کہ انھوں نے تیری مجبوری کے وقت تجھے محبت سے پرورش کیا تھا اور جو چیز انھیں درکار ہو وہ ان پر خرچ کرنے میں دریغ نہ کر

مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ﴿۲۲﴾ وَ قَضٰى رَبُّكَ
اللہ کے ساتھ دوسرا خدا نہ ٹھہرا کہ تو بیٹھ رہے گا مذمت کیا جاتا بیکس ف۵۸ اور تمہارے رب نے حکم فرمایا
اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ
کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر تیرے سامنے ان میں ایک یا دونوں
الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ
بڑھاپے کو پہنچ جائیں ف۵۹ تو ان سے ہوں نہ کہنا ف۶۰ اور انھیں نہ جھڑکنا اور ان سے
لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا ﴿۲۳﴾ وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ
تعظیم کی بات کہنا ف۶۱ اور ان کے لیے عاجزی کا بازو بچھا ف۶۲ نرم دلی سے اور عرض کر کہ
وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا ﴿۲۴﴾ ؕ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِیْ
اے میرے رب تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے چھٹپن میں پالا ف۶۳ تمہارا رب خوب جانتا ہے جو
نُفُوْسِكُمْ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِیْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِیْنَ غَفُوْرًا ﴿۲۵﴾
تمہارے دلوں میں ہے ف۶۴ اگر تم لائق ہوئے ف۶۵ تو بے شک وہ توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا ہے۔
وَ اٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِیْنَ وَ ابْنَ السَّبِیْلِ وَ لَا تُبَذِّرْ
اور رشتہ داروں کو ان کا حق دے ف۶۶ اور مسکین اور مسافر کو ف۶۷ اور فضول نہ
تَبْذِیْرًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ كَانُوْۤا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ؕ وَ كَانَ الشَّیْطٰنُ
اڑا ف۶۸ بے شک اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں ف۶۹ اور شیطان اپنے ربّ کا
لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ﴿۲۷﴾ وَ اِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ
بڑا ناشکرا ہے ف۷۰ اور اگر تو ان سے ف۷۱ منہ پھیرے اپنے رب کی رحمت کے انتظار میں
تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّیْسُوْرًا ﴿۲۸﴾ وَ لَا تَجْعَلْ یَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى
جس کی تجھے امید ہے تو ان سے آسان بات کہہ ف۷۲ اور اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ
عُنُقِكَ وَ لَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ﴿۲۹﴾ اِنَّ
رکھ اور نہ پورا کھول دے کہ تو بیٹھ رہے ملامت کیا ہو تھکا ہوا ف۷۳ بے شک

ف۶۳ مدعا یہ ہے کہ دنیا میں بہتر سلوک اور خدمت میں کتنا بھی مبالغہ کیا جائے لیکن والدین کے احسان کا حق ادا نہیں ہوتا اس لیے بندے کو چاہیئے کہ بارگاہِ الٰہی میں ان پر فضل و رحمت فرمانے کی دعا کرے اور عرض کرے کہ یارب میری خدمتیں ان کے احسان کی جزا نہیں ہو سکتیں تو ان پر کرم کر کہ ان کے احسان کا بدلہ ہو۔ مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ مسلمان کے لیے رحمت و مغفرت کی دعا جائز اور اسے فائدہ پہنچانے والی ہے مردوں کے ایصالِ ثواب میں بھی ان کے لیے دعائے رحمت ہوتی ہے لہٰذا اس کے لیے یہ آیت اصل ہے مسئلہ والدین کافر ہوں تو ان کے لیے ہدایت و ایمان کی دعا کرے کہ یہی ان کے حق میں رحمت ہے حدیث شریف میں ہے کہ والدین کی رضا میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور ان کی ناراضی میں اللہ تعالیٰ کی ناراضی ہے دوسری حدیث میں ہے والدین کا فرماں بردار جہنمی نہ ہوگا اور ان کا نافرمان کچھ بھی عمل کرے گرفتارِ عذاب ہوگا ایک اور حدیث میں ہے سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا والدین کی نافرمانی سے بچو اس لیے کہ جنّت کی خوشبو ہزار برس کی راہ تک آتی ہے اور نافرمان وہ خوشبو نہ پائے گا نہ قاطع رحم نہ بوڑھا زناکار نہ تکبّر سے اپنی ازار ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا۔
ف۶۴ والدین کی اطاعت کا ارادہ اور ان کی خدمت کا ذوق ف۶۵ اور تم سے والدین کی خدمت میں تقصیر واقع ہوئی تو تم نے توبہ کی ف۶۶ ان کے ساتھ صلہ رحمی کر اور محبت اور میل جول اور خبر گیری اور موقع پر مدد اور حسنِ معاشرت مسئلہ اور اگر وہ محارم میں سے ہوں اور محتاج ہو جائیں تو ان کا خرچ اٹھانا یہ بھی ان کا حق ہے اور صاحبِ استطاعت رشتہ دار پر لازم ہے بعض مفسّرین نے اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی کہا ہے کہ رشتہ داروں سے سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قرابت رکھنے والے مراد ہیں اور ان کا حق خمس دینا اور ان کی تعظیم و توقیر بجالانا ہے ف۶۷ ان کا حق دو یعنی زکوٰۃ۔ ف۶۸ یعنی ناجائز کام میں خرچ نہ کر حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تبذیر مال کا ناحق میں خرچ کرنا ہے ف۶۹ کہ ان کی راہ چلتے ہیں ف۷۰ تو اس کی راہ اختیار کرنا نہ چاہیئے ف۷۱ یعنی رشتہ داروں اور مسکینوں اور مسافروں سے **شانِ نزول** یہ آیت مہجع و بلال و صہیب و سالم و خباب اصحابِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں نازل ہوئی جو وقتاً فوقتاً سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنے حوائج و ضروریات کے لیے سوال کرتے رہتے تھے اگر کسی وقت حضور کے پاس کچھ نہ ہوتا تو آپ حیاءً ان سے اعراض کرتے اور خاموش ہو جاتے بایں انتظار کہ اللہ تعالیٰ کچھ بھیجے تو انھیں عطا فرمائیں ف۷۲ یعنی ان کی خوش دلی کے لیے اُن سے وعدہ کیجیے یا ان کے حق میں دعا فرمائیے ف۷۳ یہ تمثیل ہے جس سے انفاق یعنی خرچ کرنے میں اعتدال ملحوظ رکھنے کی ہدایت منظور ہے اور یہ بتایا جاتا ہے کہ نہ تو اس طرح ہاتھ روکو کہ بالکل خرچ ہی نہ کرو اور یہ معلوم ہو گویا کہ ہاتھ گلے سے باندھ دیا گیا ہے دینے کے لیے ہل ہی نہیں سکتا۔ ایسا کرنا تو سبب ملامت ہوتا ہے کہ بخیل کنجوس کو سب بُرا کہتے ہیں اور نہ ایسا ہاتھ کھولو کہ اپنی ضروریات کے لیے بھی کچھ باقی نہ رہے۔ **شانِ نزول** ایک مسلمان بی بی کے سامنے ایک یہودیہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سخاوت

رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ

تمہارا رب جسے چاہے رزق کشادہ دیتا اور وف۷۴ کستا ہے بیشک وہ اپنے بندوں کو

خَبِيْرًاۢ بَصِيْرًا ﴿۳۰﴾ ۧ وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ

خوب جانتا وف۷۵ دیکھتا ہے اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو مفلسی کے ڈر سے وف۷۶ ہم انھیں بھی روزی

وَاِيَّاكُمْ ؕ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ﴿۳۱﴾ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤى اِنَّهٗ

دیں گے اور تمھیں بھی بے شک ان کا قتل بڑی خطا ہے اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ بیشک

كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴿۳۲﴾ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ

وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بُری راہ اور کوئی جان جس کی حرمت اللہ نے رکھی

اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا

ہے ناحق نہ مارو اور جو ناحق مارا جائے تو بیشک ہم نے اس کے وارث کو

فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ﴿۳۳﴾ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ

قابو دیا ہے وف۷۷ تو وہ قتل میں حد سے نہ بڑھے وف۷۸ ضرور اس کی مدد ہونی ہے وف۷۹ اور یتیم کے مال کے

الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۪ وَاَوْفُوْا

پاس نہ جاؤ مگر اس راہ سے جو سب سے بھلی ہے وف۸۰ یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچے وف۸۱ اور

بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۴﴾ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ

عہد پورا کرو وف۸۲ بیشک عہد سے سوال ہوتا ہے اور ماپو تو پورا ماپو

وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿۳۵﴾

اور برابر ترازو سے تولو یہ بہتر ہے اور اس کا انجام اچھا

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ

اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں وف۸۳ بیشک کان اور آنکھ اور دل ان

اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۶﴾ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ

سب سے سوال ہونا ہے وف۸۴ اور زمین میں اتراتا نہ چل وف۸۵ بیشک

کا بیان کیا اور اس میں اس حد تک مبالغہ کیا کہ حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ترجیح دے دی اور کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی سخاوت اس انتہا پر پہنچی ہوئی تھی کہ اپنے ضروریات کے علاوہ جو کچھ بھی ان کے پاس ہوتا سائل کو دے دینے سے دریغ نہ فرماتے یہ بات مسلمان بی بی کو ناگوار گزری اور انہوں نے کہا کہ انبیاء علیہم السلام سب صاحب فضل وکمال ہیں حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کے جود ونوال میں کچھ شبہ نہیں لیکن سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مرتبہ سب سے اعلیٰ ہے اور یہ کہہ کر انھوں نے چاہا کہ یہودیہ کو حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جود وکرم کی آزمائش کرادی جائے چنانچہ انھوں نے اپنی چھوٹی بچی کو حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی خدمت میں بھیجا کہ حضورؐ سے قمیص مانگ لائے اس وقت حضورؐ کے پاس ایک ہی قمیص تھی جو زیب تن تھی وہی اتار کر عطا فرمادی اور اپنے آپ دولت سرائے اقدس میں تشریف رکھی شرم سے باہر تشریف نہ لائے یہانتک کہ اذان کا وقت آیا اذان ہوئی صحابہؓ نے انتظار کیا، حضور تشریف نہ لائے تو سب کو فکر ہوئی حال معلوم کرنے کے لیے دولت سرائے اقدس میں حاضر ہوئے، تو دیکھا کہ جسم مبارک پر قمیص نہیں ہے۔ اسی پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ع ۳

وف۷۴ جسے چاہے اس کے لیے تنگی کرتا اور اس کو۔

وف۷۵ اور ان کے احوال و مصالح کو۔

وف۷۶ زمانۂ جاہلیت میں لوگ اپنی لڑکیوں کو زندہ گاڑ دیا کرتے تھے اور اس کے کئی سبب تھے ناداری ومفلسی کا خوف لوٹ کا خوف اللہ تعالیٰ نے اس کی ممانعت فرمائی۔

وف۷۷ قصاص لینے کا مسئلہ آیت سے ثابت ہوا کہ قصاص لینے کا حق ولی کو ہے اور وہ بہ ترتیب عصبات ہیں مسئلہ اور جس کا ولی نہ ہو اس کا ولی سلطان ہے۔

وف۷۸ اور زمانۂ جاہلیت کی طرح ایک مقتول کے عوض میں کئی کئی کو یا بجائے قاتل کے اس کی قوم وجماعت کے اور کسی شخص کو قتل نہ کرے۔

وف۷۹ یعنی ولی کی یا مقتول مظلوم کی یا اس شخص کی جس کو ولی ناحق قتل کرے۔

وف۸۰ اور وہ یہ ہے کہ اس کی حفاظت کرو اور اس کو بڑھاؤ۔

وف۸۱ اور وہ اٹھارہ سال کی عمر ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک یہی مختار ہے اور حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے علامات ظاہر نہ ہونے کی حالت میں انتہائے مدت بلوغ اسی سے تمسک کرکے اٹھارہ سال قرار دی (احمدی) وف۸۲ اللہ کا بھی بندوں کا بھی وف۸۳ یعنی جس چیز کو دیکھا نہ ہو اُسے یہ نہ کہو کہ میں نے دیکھا جس کو سنا نہ ہو اس کی نسبت نہ کہو کہ میں نے سُنا ابن حنفیہ سے منقول ہے، کہ جھوٹی گواہی نہ دو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کسی پر وہ الزام نہ لگاؤ جو تم نہ جانتے ہو وف۸۴ کہ تم نے ان سے کیا کام لیا وف۸۵ تکبر وخود نمائی سے۔

لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾ كُلُّ ذٰلِكَ

ہرگز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہرگز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا ف۸۶ یہ جو کچھ گزرا ان

كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ﴿۳۸﴾ ذٰلِكَ مِمَّاۤ اَوْحٰۤى اِلَيْكَ رَبُّكَ

میں کی بُری بات تیرے رب کو ناپسند ہے یہ ان وحیوں میں سے ہے جو تمہارے رب

مِنَ الْحِكْمَةِ ؕ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِیْ جَهَنَّمَ

نے تمہاری طرف بھیجی حکمت کی باتیں ف۸۷ اور اے سننے والے اللہ کے ساتھ دوسرا خدا نہ ٹھہرا کہ تو جہنم میں

مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۳۹﴾ اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِیْنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓىِٕكَةِ

پھینکا جائے گا طعنہ پاتا دھکے کھاتا کیا تمہارے رب نے تم کو بیٹے چن دیئے اور اپنے لیے فرشتوں سے

اِنَاثًا ؕ اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِیْمًا ﴿۴۰﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِیْ هٰذَا

بیٹیاں بنائیں ف۸۸ بیشک تم بڑا بول بولتے ہو ف۸۹ اور بے شک ہم نے اس قرآن میں طرح

الْقُرْاٰنِ لِیَذَّكَّرُوْا ؕ وَمَا یَزِیْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ﴿۴۱﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗۤ

طرح سے بیان فرمایا ف۹۰ کہ وہ سمجھیں ف۹۱ اور اس سے انہیں نہیں بڑھتی مگر نفرت ف۹۲ تم فرماؤ اگر اس کے ساتھ

اٰلِهَةٌ كَمَا یَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِی الْعَرْشِ سَبِیْلًا ﴿۴۲﴾

اور خدا ہوتے جیسا یہ بکتے ہیں جب تو وہ عرش کے مالک کی طرف کوئی راہ ڈھونڈھ نکالتے ف۹۳

سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا یَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِیْرًا ﴿۴۳﴾ تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ

اسے پاکی اور برتری ان کی باتوں سے بڑی برتری اس کی پاکی بولتے ہیں ساتوں آسمان

السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِیْهِنَّ ؕ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ

اور زمین اور جو کوئی ان میں ہیں ف۹۴ اور کوئی چیز نہیں ف۹۵ جو اسے سراہتی ہوئی اس

وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۴﴾ وَاِذَا

کی پاکی نہ بولے ف۹۶ ہاں تم ان کی تسبیح نہیں سمجھتے ف۹۷ بیشک وہ علم والا بخشنے والا ہے ف۹۸ اور اے

قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَیْنَكَ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ

محبوب تم نے قرآن پڑھا ہم نے تم پر اور ان میں کہ آخرت پر ایمان نہیں لاتے ایک چھپا ہوا

ف۸۶ معنی یہ ہیں کہ تکبر و خود نمائی سے کچھ فائدہ نہیں ف۸۷ جن کی صحت پر عقل گواہی دے اور ان سے نفس کی اصلاح ہو ان کی رعایت لازم ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ ان آیات کا حاصل توحید اور نیکیوں اور طاعتوں کا حکم دینا اور دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی طرف رغبت دلانا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا یہ اٹھارہ آیتیں لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ سے مَدْحُوْرًا تک حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الواح میں تھیں ان کی ابتدا توحید کے حکم سے ہوئی اور انتہا شرک کی ممانعت پر اس سے معلوم ہوا کہ ہر حکمت کی اصل توحید و ایمان ہے اور کوئی قول و عمل بغیر اس کے قابل پذیرائی نہیں۔

ف۸۸ یہ خلاف حکمت بات کس طرح کہتے ہو۔

ف۸۹ کہ اللہ تعالیٰ کے لیے اولاد ثابت کرتے ہو جو خواص اجسام سے ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے پاک پھر اس میں بھی اپنی بڑائی رکھتے ہو کہ اپنے لیے تو بیٹے پسند کرتے ہو اور اس کے لیے بیٹیاں تجویز کرتے ہو کتنی بے ادبی اور گستاخی ہے۔

ف۹۰ دلیلوں سے بھی مثالوں سے بھی حکمتوں سے بھی عبرتوں سے بھی اور جا بجا اس مضمون کو قسم قسم کے پیرایوں میں بیان فرمایا۔

ف۹۱ اور پند پذیر ہوں۔

ف۹۲ اور حق سے دوری۔

ف۹۳ اور اس سے برسر مقابلہ ہوتے، جیسا بادشاہوں کا طریقہ ہے۔

ف۹۴ زبانِ حال سے اس طرح کہ ان کے وجود صانع کے قدرت و حکمت پر دلالت کرتے ہیں یا زبانِ قال سے اور یہی صحیح ہے اور احادیث کثیرہ اس پر دلالت کرتی ہیں اور سلف سے یہی منقول ہے۔

ف۹۵ جماد و نبات و حیوان سے زندہ۔

ف۹۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہر زندہ چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے اور ہر چیز کی زندگی اس کے حسب حیثیت ہے مفسرین نے کہا کہ دروازہ کھولنے کی آواز اور چھت کا چٹخنا یہ بھی تسبیح کرنا ہے اور ان سب کی تسبیح سبحان اللہ وبحمدہٖ ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگشت مبارک سے پانی کے چشمے جاری ہوتے ہم نے دیکھے اور یہ بھی ہم نے دیکھا کہ کھاتے وقت میں کھانا تسبیح کرتا تھا (بخاری شریف) حدیث شریف میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو میری بعثت کے زمانہ میں مجھے سلام کیا کرتا تھا (مسلم شریف) ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکڑی کے ایک ستون سے تکیہ فرما کر خطبہ فرمایا کرتے تھے، جب منبر بنایا گیا اور حضور منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو وہ ستون رویا، حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے اس پر دست کرم پھیرا اور شفقت فرمائی اور تسکین دی (بخاری شریف) ان تمام احادیث سے جماد کا کلام اور تسبیح کرنا ثابت ہوا ف۹۷ اختلافِ لغات کے باعث یا دشواری ادراک کے سبب ف۹۸ کہ بندوں کی غفلت پر عذاب میں جلدی نہیں فرماتا۔

ف۹۹ کہ وہ آپ کو نہ دیکھ سکیں، **شانِ نزول** جب آیت تَبَّتْ یَدَا نازل ہوئی تو ابولہب کی عورت پتھر لے کر آئی، حضور مع حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تشریف رکھتے تھے اس نے حضور کو نہ دیکھا اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہنے لگی تمہارے آقا کہاں ہیں مجھے معلوم ہوا ہے، انھوں نے میری ہجو کی ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وہ شعر گوئی نہیں کرتے ہیں تو وہ یہ کہتی ہوئی واپس ہوئی کہ میں ان کا سر کچلنے کے لیے یہ پتھر لائی تھی حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اس نے حضور کو دیکھا نہیں فرمایا میرے اور اس کے درمیان ایک فرشتہ حائل رہا، اسی واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔

حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ﴿۴۵﴾ وَّ جَعَلْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ یَّفْقَهُوْهُ وَ فِیْۤ

پردہ کردیا ف۹۹ اور ہم نے ان کے دلوں پر غلاف ڈال دیئے ہیں کہ اسے نہ سمجھیں اور ان

اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَ اِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِی الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰۤی

کے کانوں میں ٹینٹ ف۱۰۰ اور جب تم قرآن میں اپنے اکیلے رب کی یاد کرتے ہو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگتے

اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ﴿۴۶﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَسْتَمِعُوْنَ بِهٖۤ اِذْ یَسْتَمِعُوْنَ اِلَیْكَ

ہیں نفرت کرتے ہم خوب جانتے ہیں جس لیے وہ سنتے ہیں ف۱۰۱ جب تمہاری طرف کان لگاتے

وَ اِذْ هُمْ نَجْوٰۤی اِذْ یَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۴۷﴾

ہیں اور جب آپس میں مشورہ کرتے ہیں جبکہ ظالم کہتے ہیں تم پیچھے نہیں چلے مگر ایک ایسے مرد کے جس پر جادو

اُنْظُرْ كَیْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَبِیْلًا ﴿۴۸﴾

ہوا ف۱۰۲ دیکھو انھوں نے تمہیں کیسی تشبیہیں دیں تو گمراہ ہوئے کہ راہ نہیں پا سکتے

وَ قَالُوْۤا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّ رُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِیْدًا ﴿۴۹﴾

اور بولے کیا جب ہم ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہوجائیں گے کیا سچ مچ نئے بن کر اٹھیں گے ف۱۰۳

قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِیْدًا ﴿۵۰﴾ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا یَكْبُرُ فِیْ صُدُوْرِكُمْ ۚ

تم فرماؤ کہ پتھر یا لوہا ہو جاؤ یا اور کوئی مخلوق جو تمہارے خیال میں بڑی ہو

فَسَیَقُوْلُوْنَ مَنْ یُّعِیْدُنَا ؕ قُلِ الَّذِیْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ

ف۱۰۴ تو اب کہیں گے ہمیں کون پھر پیدا کرے گا تم فرماؤ وہی جس نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا

فَسَیُنْغِضُوْنَ اِلَیْكَ رُءُوْسَهُمْ وَ یَقُوْلُوْنَ مَتٰی هُوَ ؕ قُلْ عَسٰۤی

تو اب تمہاری طرف مسخرگی سے سر ہلا کر کہیں گے یہ کب ہے ف۱۰۵ تم فرماؤ شاید

اَنْ یَّكُوْنَ قَرِیْبًا ﴿۵۱﴾ یَوْمَ یَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِیْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ وَ تَظُنُّوْنَ

نزدیک ہی ہو جس دن وہ تمہیں بلائے گا ف۱۰۶ تو تم اس کی حمد کرتے چلے آؤ گے ف۱۰۷ اور

اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۵۲﴾ وَ قُلْ لِّعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ؕ

سمجھو گے کہ نہ رہے تھے ف۱۰۸ مگر تھوڑا اور ف۱۰۹ میرے بندوں سے فرماؤ ف۱۱۰ وہ بات کہیں جو سب سے اچھی ہو ف۱۱۱

ف۱۰۰ گرانی جس کے باعث وہ قرآن شریف نہیں سنتے۔

ف۱۰۱ یعنی سنتے بھی ہیں تو تمسخر اور تکذیب کے لیے۔

ف۱۰۲ تو بعض ان میں سے آپ کو مجنون کہتے ہیں، بعض ساحر، بعض کاہن، بعض شاعر۔

ف۱۰۳ یہ بات انھوں نے بہت تعجب سے کہی اور مرنے اور خاک میں مل جانے کے بعد زندہ کیے جانے کو انھوں نے بہت بعید سمجھا، اللہ تعالیٰ نے ان کا رد کیا اور اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ارشاد فرمایا

ف۱۰۴ اور حیات سے دور ہو جان اس سے کبھی متعلق نہ ہوئی ہو تو بھی اللہ تبارک و تعالیٰ تمہیں زندہ کرے گا۔ اور پہلی حالت کی طرف واپس فرمائے گا چہ جائیکہ ہڈیاں اور اس جسم کے ذرے انھیں زندہ کرنا اس کی قدرت سے کیا بعید ہے ان سے تو جان پہلے متعلق رہ چکی ہے۔

ف۱۰۵ یعنی قیامت کب قائم ہوگی اور مردے کب اٹھائے جائیں گے۔

ف۱۰۶ قبروں سے موقف قیامت کی طرف۔

ف۱۰۷ اپنے سروں سے خاک جھاڑتے اور سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ کہتے اور یہ اقرار کرتے کہ اللہ ہی پیدا کرنے والا اور مرنے کے بعد اٹھانے والا ہے۔

ف۱۰۸ دنیا میں یا قبروں میں

ف۱۰۹ ایمان دار۔

ف۱۱۰ کہ وہ کافروں سے۔

ف۱۱۱ نرم ہو یا پاکیزہ ہو ادب اور تہذیب کی ہو اور ارشاد و ہدایت کی ہو، کفار اگر بیہودگی کریں تو ان کا جواب انہیں کے انداز میں نہ دیا جائے۔ **شانِ نزول** مشرکین مسلمانوں کے ساتھ بدکلامیاں کرتے اور انھیں ایذائیں دیتے تھے انھوں نے سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور مسلمانوں کو بتایا گیا کہ وہ کفار کی جاہلانہ باتوں کا ویسا ہی جواب نہ دیں صبر کریں اور یَهْدِیْكُمُ اللّٰهُ کہہ دیں یہ حکم قتال و جہاد کے حکم سے پہلے تھا، بعد کو منسوخ ہوگیا اور ارشاد فرمایا گیا۔ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِیْنَ وَ اغْلُظْ عَلَیْهِمْ اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی ایک کافر نے ان کی شان میں بیہودہ کلمہ زبان سے نکالا تھا، اللہ تعالیٰ نے انھیں صبر کرنے اور معاف فرمانے کا حکم دیا۔

ف۱۱۲ اور تمھیں توبہ اور ایمان کی توفیق عطا فرمائے۔ ف۱۱۳ کہ تم ان کے اعمال کے ذمہ دار ہوتے ف۱۱۴ سب کے احوال کو اور اس کو کہ کون کس لائق ہے ف۱۱۵ مخصوص فضائل کے ساتھ جیسے کہ حضرت ابراہیم کو خلیل کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلیم اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حبیب ف۱۱۶ زبور کتاب الٰہی ہے جو حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوئی، اس میں ایک سو پچاس سورتیں ہیں۔ سب میں دعا اور اللہ تعالیٰ کی ثنا اور اس کی تحمید و تمجید ہے نہ اس میں حلال و حرام کا بیان نہ فرائض نہ حدود و احکام اس آیت میں خصوصیت کے ساتھ حضرت داؤد علیہ السلام کا نام لے کر ذکر فرمایا گیا، مفسرین نے اس کے چند وجوہ بیان کیے

اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ بَیْنَهُمْ اِنَّ الشَّیْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا

بیشک شیطان ان کے آپس میں فساد ڈال دیتا ہے۔ بیشک شیطان آدمی کا کھلا دشمن

مُّبِیْنًا ﴿۵۳﴾ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ اِنْ یَّشَاْ یَرْحَمْكُمْ اَوْ اِنْ یَّشَاْ یُعَذِّبْكُمْ

ہے تمھارا رب تمھیں خوب جانتا ہے وہ چاہے تو تم پر رحم کرے ف۱۱۲ چاہے تو تمھیں عذاب کرے

وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَیْهِمْ وَكِیْلًا ﴿۵۴﴾ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِی السَّمٰوٰتِ

اور ہم نے تم کو ان پر کڑوڑا بنا کر نہ بھیجا ف۱۱۳ اور تمھارا رب خوب جانتا ہے جو کوئی آسمانوں

وَالْاَرْضِ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِیّٖنَ عَلٰی بَعْضٍ وَّاٰتَیْنَا

اور زمین میں ہیں ف۱۱۴ اور بیشک ہم نے نبیوں میں ایک کو ایک پر بڑائی دی ف۱۱۵ اور داؤد کو زبور

دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۵۵﴾ قُلِ ادْعُوا الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا یَمْلِكُوْنَ

عطا فرمائی ف۱۱۶ تم فرماؤ پکارو انھیں جن کو اللہ کے سوا گمان کرتے ہو تو وہ اختیار نہیں رکھتے

كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِیْلًا ﴿۵۶﴾ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ یَبْتَغُوْنَ

تم سے تکلیف دور کرنے اور نہ پھیر دینے کا ف۱۱۷ وہ مقبول بندے جنھیں یہ کافر پوجتے ہیں ف۱۱۸ وہ

اِلٰی رَبِّهِمُ الْوَسِیْلَةَ اَیُّهُمْ اَقْرَبُ وَیَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَیَخَافُوْنَ

آپ ہی اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں کہ ان میں کون زیادہ مقرب ہے ف۱۱۹ اس کی رحمت کی امید رکھتے

عَذَابَهٗ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ﴿۵۷﴾ وَاِنْ مِّنْ قَرْیَةٍ اِلَّا

اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں ف۱۲۰ بیشک تمھارے رب کا عذاب ڈر کی چیز ہے اور کوئی بستی نہیں مگر یہ کہ ہم

نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِیْدًا

اسے روز قیامت سے پہلے نیست کر دیں گے یا اسے سخت عذاب دیں گے ف۱۲۱

كَانَ ذٰلِكَ فِی الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ﴿۵۸﴾ وَمَا مَنَعَنَاۤ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰیٰتِ

یہ کتاب میں ف۱۲۲ لکھا ہوا ہے اور ہم ایسی نشانیاں بھیجنے سے یوں ہی باز

اِلَّاۤ اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ وَاٰتَیْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً

رہے کہ انھیں اگلوں نے جھٹلایا ف۱۲۳ اور ہم نے ثمود کو ف۱۲۴ ناقہ دیا آنکھیں کھولنے کو ف۱۲۵

ہیں ایک یہ کہ اس آیت میں بیان فرمایا گیا کہ انبیا میں اللہ تعالیٰ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی پھر ارشاد کیا کہ حضرت داؤد کو زبور عطا کی باوجودیکہ حضرت داؤد علیہ السلام کو نبوت کے ساتھ ملک بھی عطا کیا تھا لیکن اس کا ذکر نہ فرمایا اس میں تنبیہ ہے کہ آیت میں جس فضیلت کا ذکر ہے وہ فضیلتِ علم ہے نہ کہ فضیلت ملک و مال دوسری وجہ یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے زبور میں فرمایا ہے کہ محمد خاتم الانبیا ہیں اور ان کی امت خیر الامم اسی سبب سے آیت میں حضرت داؤد اور زبور کا ذکر خصوصیت سے فرمایا گیا تیسری وجہ یہ ہے کہ یہود کا گمان تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہیں اور توریت کے بعد کوئی کتاب نہیں اس آیت میں حضرت داؤد علیہ السلام کو زبور عطا فرمانے کا ذکر کرکے یہود کی تکذیب کر دی گئی اور انکے دعوے کا بطلان ظاہر فرما دیا گیا غرضیکہ یہ آیت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فضیلت کبریٰ پر دلالت کرتی ہے۔ قطعہ

اے وصف تو در کتاب موسیٰ — وے نعت تو در زبور داؤد

مقصود توئی ز آفرینش — باقی بہ طفیل تست موجود

ف۱۱۷ شانِ نزول کفار جب قحط شدید میں مبتلا ہوئے اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ کتے اور مردار کھا گئے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میں فریاد لائے اور آپ سے دعا کی التجا کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ جب بتوں کو خدا مانتے ہو تو اس وقت انھیں پکارو اور وہ تمھاری مدد کریں اور جب تم جانتے ہو کہ وہ تمھاری مدد نہیں کر سکتے تو کیوں انھیں معبود بناتے ہو ف۱۱۸ جیسے کہ حضرت عیسیٰ اور حضرت عزیر اور ملائکہ شانِ نزول ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ آیت ایک جماعت عرب کے حق میں نازل ہوئی جو جنات کے ایک گروہ کو پوجتے تھے وہ جنات اسلام لے آئے اور ان کے پوجنے والوں کو خبر نہ ہوئی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور انھیں عار دلائی۔ ف۱۱۹ تاکہ جو سب سے زیادہ مقرب ہو اس کو وسیلہ بنائیں مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ مقرب بندوں کو بارگاہِ الٰہی میں وسیلہ بنانا جائز اور اللہ کے مقبول بندوں کا طریقہ ہے ف۱۲۰ کا فر انھیں کس طرح معبود سمجھتے ہیں ف۱۲۱ قتل وغیرہ کے ساتھ جب وہ کفر کریں اور معاصی میں مبتلا ہوں، حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب کسی بستی میں زنا اور سود کی کثرت ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہلاک کا حکم دیتا ہے ف۱۲۲ لوح محفوظ میں۔ ف۱۲۳ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اہل مکہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ صفا پہاڑ کو سونا کر دیں اور پہاڑوں کو سرزمین مکہ سے ہٹا دیں اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وحی فرمائی کہ آپ فرمائیں تو آپ کی امت کو مہلت دی جائے اور اگر آپ فرمائیں تو جو انھوں نے طلب کیا ہے وہ پورا کیا جائے لیکن اگر پھر بھی وہ ایمان نہ لائے تو ان کو ہلاک کرکے نیست و نابود کر دیا جائے گا اس لیے کہ ہماری سنت یہی ہے کہ جب کوئی قوم نشانی طلب کرکے ایمان نہیں لاتی تو ہم اُسے ہلاک کر دیتے ہیں اور مہلت نہیں دیتے ایسا ہی ہم نے پہلوں کے ساتھ کیا ہے اسی بیان میں یہ آیت نازل ہوئی ف۱۲۴ ان کے حسب طلب ف۱۲۵ یعنی حجت واضحہ۔

ف ۱۲۶ اور کفر کیا کہ اس کے من اللہ ہونے سے منکر ہو گئے ف ۱۲۷ جلد آنے والے عذاب سے ف ۱۲۸ اس کے قبضۂ قدرت میں تو آپ تبلیغ فرمایئے اور کسی کا خوف نہ کیجیے اللہ آپ کا نگہبان ہے ف ۱۲۹ یعنی معائنۂ عجائب آیاتِ الٰہیہ کا ف ۱۳۰ شب معراج بحالتِ بیداری ف ۱۳۱ یعنی اہلِ مکہ کی چنانچہ جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں واقعۂ معراج کی خبر دی تو انھوں نے اس کی تکذیب کی اور بعض مرتد ہو گئے اور تمسخر سے عمارت بیت المقدس کا نقشہ دریافت کرنے لگے۔ حضور نے سارا نقشہ بتا دیا تو اس پر کفار آپ کو ساحر کہنے لگے۔

فَظَلَمُوْا بِهَا ؕ وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا ﴿۵۹﴾ وَاِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ

تو انھوں نے اس پر ظلم کیا ف ۱۲۶ اور ہم ایسی نشانیاں نہیں بھیجتے مگر ڈرانے کو ف ۱۲۷ اور جب ہم نے تم سے فرمایا

رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ؕ وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْۤ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً

کہ سب لوگ تمھارے رب کے قابو میں ہیں ف ۱۲۸ اور ہم نے نہ کیا وہ دکھاوا ف ۱۲۹ جو تمھیں دکھایا تھا ف ۱۳۰

لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِي الْقُرْاٰنِ ؕ وَنُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا يَزِيْدُهُمْ

مگر لوگوں کی آزمائش کو ف ۱۳۱ اور وہ پیڑ جس پر قرآن میں لعنت ہے ف ۱۳۲ اور ہم انھیں ڈراتے ہیں ف ۱۳۳ تو انھیں

اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا ﴿۶۰﴾ؑ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ

نہیں بڑھتی مگر بڑی سرکشی اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو ف ۱۳۴ تو ان سب نے

اِبْلِيْسَ ؕ قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا ﴿۶۱﴾ۚ قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا

سجدہ کیا سوائے ابلیس کے بولا کیا میں اسے سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے بنایا بولا ف ۱۳۵ دیکھ تو جو یہ تو نے مجھ سے

الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ ؗ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ

معزز رکھا ف ۱۳۶ اگر تو نے مجھے قیامت تک مہلت دی تو ضرور میں اس کی اولاد کو پیس

ذُرِّيَّتَهٗۤ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۶۲﴾ قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ

ڈالوں گا ف ۱۳۷ مگر تھوڑا ف ۱۳۸ فرمایا دور ہو ف ۱۳۹ تو ان میں جو تیری پیروی کرے گا تو بیشک سب

جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ﴿۶۳﴾ وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ

کا بدلہ جہنم ہے بھرپور سزا اور ڈگا دے ان میں سے جس پر قدرت پائے اپنی آواز سے

وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ

ف ۱۴۰ اور ان پر لام باندھ لا اپنے سواروں اور اپنے پیاروں کا ف ۱۴۱ اور ان کا ساجھی ہو مالوں

وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۶۴﴾ اِنَّ

اور بچوں میں ف ۱۴۲ اور انھیں وعدہ دے ف ۱۴۳ اور شیطان انھیں وعدہ نہیں دیتا مگر فریب سے بیشک

عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ﴿۶۵﴾ رَبُّكُمُ

جو میرے بندے ہیں ف ۱۴۴ ان پر تیرا کچھ قابو نہیں اور تیرا رب کافی ہے کام بنانے کو ف ۱۴۵ تمہارا رب

ف ۱۳۲ یعنی درخت زقوم جو جہنم میں پیدا ہوتا ہے اس کو سبب آزمائش بنا دیا یہاں تک کہ ابوجہل نے کہا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم کو جہنم کی آگ سے ڈراتے ہیں کہ وہ پتھروں کو جلا دے گی پھر یہ بھی فرماتے ہیں کہ اس میں درخت اگیں گے آگ میں درخت کہاں رہ سکتا ہے یہ اعتراض انھوں نے کیا اور قدرتِ الٰہی سے غافل رہے نہ سمجھے کہ اس قادر مختار کی قدرت سے آگ میں درخت پیدا کرنا کچھ بعید نہیں۔ سمندر ایک کیڑا ہوتا ہے جو آگ میں پیدا ہوتا ہے۔ آگ ہی میں رہتا ہے بلاد ترک میں اس کے اون کی تولیاں بنائی جاتی تھیں جو میلی ہو جانے پر آگ میں ڈال کر صاف کر لی جاتیں اور جلتی نہ تھیں شتر مرغ انگارے کھا جاتا ہے اللہ کی قدرت سے آگ میں درخت پیدا کرنا کیا بعید ہے

ف ۱۳۳ دینی اور دنیوی خوفناک امور سے۔

ف ۱۳۴ تحیت کا ف ۱۳۵ شیطان

ف ۱۳۶ اور اس کو مجھ پر فضیلت دی اور اس کو سجدہ کرایا تو میں قسم کھاتا ہوں کہ۔

ف ۱۳۷ گمراہ کر کے۔

ف ۱۳۸ جنھیں اللہ بچائے اور محفوظ رکھے وہ اس کے مخلص بندے ہیں شیطان کے اس کلام پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس سے۔

ف ۱۳۹ تجھے نفخۂ اولیٰ تک مہلت دی گئی۔

ف ۱۴۰ وسوسے ڈال کر اور معصیت کی طرف بلا کر بعض علماء نے فرمایا کہ مراد اس سے گانے باجے لہو و لعب کی آوازیں ہیں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے کہ جو آواز اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف منہ سے نکلے وہ شیطانی آواز ہے۔

ف ۱۴۱ یعنی اپنے سب مکر تمام کر لے اور اپنے تمام لشکروں سے مدد لے ف ۱۴۲ زجاج نے کہا کہ جو گناہ مال میں ہو یا اولاد میں ہو ابلیس اس میں شریک ہے جیسے کہ سود اور مال حاصل کرنے کے دوسرے حرام طریقے اور فسق اور ممنوعات میں خرچ کرنا اور زکوٰۃ نہ دینا یہ مالی امور ہیں جن میں شیطان کی شرکت ہے اور زنا و ناجائز طریقے سے اولاد حاصل کرنا یہ اولاد میں شیطان کی شرکت ہے۔ ف ۱۴۳ اپنی طاعت پر ف ۱۴۴ نیک مخلص انبیاء اور اصحاب فضل وصلاح ف ۱۴۵ انھیں تجھ سے محفوظ رکھیگا اور شیطانی مکائد اور وساوس کو دفع فرمائے گا۔

ف۱۴۶ ان میں تجارتوں کے لیے سفر کرکے ف۱۴۷ اور ڈوبنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ ف۱۴۸ اور ان جھوٹے معبودوں میں سے کسی کا نام زبان پر نہیں آتا اس وقت اللہ تعالیٰ سے حاجت روائی چاہتے ہیں ف۱۴۹ اس کی توحید سے اور پھر انھیں ناکارہ بتوں کی پرستش شروع کردیتے ہو ف۱۵۰ دریا سے نجات پاکر ف۱۵۱ جیسا کہ قارون کو دھنسا دیا تھا مقصد یہ ہے کہ خشکی و تری سب اس کے تحتِ قدرت ہیں جیسا وہ سمندر میں غرق کرنے اور بچانے دونوں پر قادر ہے ایسا ہی خشکی

اَلَّذِیْ یُزْجِیْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِی الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖؕ اِنَّهٗ كَانَ

وہ ہے کہ تمھارے لیے دریا میں کشتی رواں کرتا ہے کہ ف۱۴۶ تم اس کا فضل تلاش کرو بیشک وہ

بِكُمْ رَحِیْمًا ﴿۶۶﴾ وَ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِی الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّاۤ

تم پر مہربان ہے اور جب تمھیں دریا میں مصیبت پہنچتی ہے ف۱۴۷ تو اس کے سوا جنھیں پوجتے

اِیَّاهُۚ فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْؕ وَ كَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ﴿۶۷﴾

ہیں سب گم ہو جاتے ہیں ف۱۴۸ پھر جب وہ تمھیں خشکی کی طرف نجات دیتا ہے تو منہ پھیر لیتے ہیں ف۱۴۹ اور انسان

اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ یَّخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ یُرْسِلَ عَلَیْكُمْ

بڑا ناشکرا ہے کیا تم ف۱۵۰ اس سے نڈر ہوئے کہ وہ خشکی ہی کا کوئی کنارہ تمھارے ساتھ دھنسا دے ف۱۵۱

حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ وَكِیْلًاۙ ﴿۶۸﴾ اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ یُّعِیْدَكُمْ فِیْهِ

یا تم پر پتھراؤ بھیجے ف۱۵۲ پھر اپنا کوئی حمایتی نہ پاؤ ف۱۵۳ یا اس سے نڈر ہوئے کہ تمھیں دوبارہ دریا

تَارَةً اُخْرٰى فَیُرْسِلَ عَلَیْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّیْحِ فَیُغْرِقَكُمْ

میں لے جائے پھر تم پر جہاز توڑنے والی آندھی بھیجے تو تم کو تمھارے کفر کے سبب

بِمَا كَفَرْتُمْۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ عَلَیْنَا بِهٖ تَبِیْعًا ﴿۶۹﴾ وَ لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْۤ

ڈبو دے پھر اپنے لیے کوئی ایسا نہ پاؤ کہ اس پر ہمارا پیچھا کرے ف۱۵۴ اور بیشک ہم نے

اٰدَمَ وَ حَمَلْنٰهُمْ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ رَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَ

اولادِ آدم کو عزت دی ف۱۵۵ اور ان کو خشکی اور تری میں ف۱۵۶ سوار کیا اور ان کو ستھری چیزیں روزی دیں

فَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِیْلًا۠ ﴿۷۰﴾ یَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ

ف۱۵۷ اور ان کو اپنی بہت مخلوق سے افضل کیا ف۱۵۸ جس دن ہم ہر جماعت کو اس

اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْۚ فَمَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَاُولٰٓىٕكَ یَقْرَءُوْنَ

کے امام کے ساتھ بلائیں گے ف۱۵۹ تو جو اپنا نامہ داہنے ہاتھ میں دیا گیا یہ لوگ اپنا نامہ

كِتٰبَهُمْ وَ لَا یُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا ﴿۷۱﴾ وَ مَنْ كَانَ فِیْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰى فَهُوَ

پڑھیں گے ف۱۶۰ اور تاگے بھر ان کا حق نہ دبایا جائیگا ف۱۶۱ اور جو اس زندگی میں ف۱۶۲ اندھا ہو وہ آخرت

میں بھی زمین کے اندر دھنسا دینے اور محفوظ رکھنے دونوں پر قادر ہے، خشکی ہو یا تری ہر کہیں بندہ اس کی رحمت کا محتاج ہے وہ زمین میں دھنسانے پر بھی قادر ہے اور یہ بھی قدرت رکھتا ہے کہ۔

ف۱۵۲ جیسا قومِ لوط پر بھیجا تھا ف۱۵۳ جو تمھیں بچا سکے۔

ف۱۵۴ اور ہم سے دریافت کرسکے کہ ہم نے ایسا کیوں کیا کیونکہ ہم قادر مختار ہیں جو چاہتے ہیں کرتے ہیں ہمارے کام میں کوئی دخل دینے والا اور دم مارنے والا نہیں۔

ف۱۵۵ عقل و علم و گویائی پاکیزہ صورت معتدل قامت اور معاش و معاد کی تدابیر اور تمام چیزوں پر استیلا و تسخیر عطا فرما کر اور اس کے علاوہ اور بہت سی فضیلتیں دے کر۔

ف۱۵۶ جانوروں اور دوسری سواریوں اور کشتیوں اور جہازوں وغیرہ میں

ف۱۵۷ لطیف خوش ذائقہ حیوانی اور نباتی ہر طرح کی غذائیں خوب اچھی طرح پکی ہوئی کیونکہ انسان کے سوا حیوانات میں پکی ہوئی غذا اور کسی کی خوراک نہیں۔

ف۱۵۸ حسن کا قول ہے کہ اکثر سے کل مراد ہے اور اکثر کا لفظ کل کے معنی میں بولا جاتا ہے قرآن کریم میں بھی ارشاد ہوا وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ اور مَا یَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا میں اکثر بہ معنی کل ہے لہٰذا ملائکہ بھی اس میں داخل ہیں اور خواص بشر یعنی انبیاء علیہم السّلام خواص ملائکہ سے افضل ہیں اور صلحائے بشر عوام ملائکہ سے حدیث شریف میں ہے کہ مومن اللہ کے نزدیک ملائکہ سے زیادہ کرامت رکھتا ہے، وجہ یہ ہے کہ فرشتے طاعت پر مجبول ہیں یہی ان کی سرشت ہے ان میں عقل ہے شہوت نہیں اور بہائم میں شہوت ہے عقل نہیں اور آدمی شہوت و عقل دونوں کا جامع ہے تو جس نے عقل کو شہوت پر غالب کیا وہ ملائکہ سے افضل ہے اور جس نے شہوت کو عقل پر غالب کیا وہ بہائم سے بدتر ہے۔

ف۱۵۹ جس کا وہ دُنیا میں اتباع کرتا تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اس سے وہ امامِ زماں مراد ہے جس کی دعوت پر دُنیا میں لوگ چلے خواہ اس نے حق کی دعوت کی ہو یا باطل کی حاصل یہ ہے کہ ہر قوم اپنے سردار کے پاس جمع ہوگی جس کے حکم پر دنیا میں چلتی رہی اور انھیں اسی کے نام سے پکارا جائے گا کہ اے فلاں کے متبعین۔ ف۱۶۰ نیک لوگ جو دنیا میں صاحبِ بصیرت تھے اور راہِ راست پر رہے کہ ان کو ان کا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا وہ اس میں نیکیاں اور طاعتیں دیکھیں گے تو اس کو ذوق و شوق سے پڑھیں گے اور جو بدبخت ہیں کفار ہیں ان کے نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے وہ انھیں دیکھ کر شرمندہ ہوں گے اور دہشت سے پوری طرح پڑھنے پر قادر نہ ہوں گے ف۱۶۱ یعنی ثواب اعمال میں اُن سے ادنیٰ بھی کمی نہ کی جائے گی ف۱۶۲ دُنیا کی حق کے دیکھنے سے۔

فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی وَ اَضَلُّ سَبِیْلًا ﴿۷۲﴾ وَ اِنْ كَادُوْا لَیَفْتِنُوْنَكَ

میں اندھا ہے ف۱۶۳ اور اور بھی زیادہ گمراہ اور وہ تو قریب تھا کہ تمھیں کچھ لغزش

عَنِ الَّذِیْۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ لِتَفْتَرِیَ عَلَیْنَا غَیْرَهٗ ﳓ وَ اِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ

دیتے ہماری وحی سے جو ہم نے تم کو بھیجی کہ تم ہماری طرف کچھ اور نسبت کردو اور ایسا ہوتا تو وہ تم کو اپنا

خَلِیْلًا ﴿۷۳﴾ وَ لَوْ لَاۤ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَیْهِمْ شَیْــٴًـا

گہرا دوست بنا لیتے ف۱۶۴ اور اگر ہم تمھیں ف۱۶۵ ثابت قدم نہ رکھتے تو قریب تھا کہ تم ان کی طرف کچھ تھوڑا

قَلِیْلًا ﴿۷۴﴾ اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَیٰوةِ وَ ضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا

سا جھکتے اور ایسا ہوتا تو ہم تم کو دونی عمر اور دوچند موت ف۱۶۶ کا مزہ دیتے پھر تم ہمارے

تَجِدُ لَكَ عَلَیْنَا نَصِیْرًا ﴿۷۵﴾ وَ اِنْ كَادُوْا لَیَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ

مقابل اپنا کوئی مددگار نہ پاتے اور بے شک قریب تھا کہ وہ تمھیں اس زمین سے ف۱۶۷ ڈگا

لِیُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَ اِذًا لَّا یَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۷۶﴾ سُنَّةَ مَنْ

دیں کہ تمھیں اس سے باہر کردیں اور ایسا ہوتا تو وہ تمھارے پیچھے نہ ٹھہرتے مگر تھوڑا ف۱۶۸ دستور ان کا جو

قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا وَ لَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِیْلًا ﴿۷۷﴾ اَقِمِ

ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے ف۱۶۹ اور تم ہمارا قانون بدلتا نہ پاؤ گے نماز قائم

الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ وَ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ

رکھو سورج ڈھلنے سے رات کی اندھیری تک ف۱۷۰ اور صبح کا قرآن ف۱۷۱ بیشک

قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ﴿۷۸﴾ وَ مِنَ الَّیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً

صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں ف۱۷۲ اور رات کے کچھ حصہ میں تہجد کرو یہ خاص تمھارے

لَّكَ ﳓ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿۷۹﴾ وَ قُلْ رَّبِّ

لیے زیادہ ہے ف۱۷۳ قریب ہے کہ تمھیں تمھارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمھاری حمد کریں ف۱۷۴

اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّ اجْعَلْ

اور یوں عرض کرو کہ اے میرے رب مجھے سچّی طرح داخل کر اور سچی طرح باہر لے جا ف۱۷۵ اور مجھے اپنی طرف سے

ف۱۶۳ نجات کی راہ سے معنی یہ ہیں کہ جو دنیا میں کافر گمراہ ہے وہ آخرت میں اندھا ہوگا، کیونکہ دنیا میں تو بہ مقبول ہے اور آخرت میں توبہ مقبول نہیں ف۱۶۴ شانِ نزول ثقیف کا ایک وفد سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگا کہ اگر آپ تین باتیں منظور کرلیں تو ہم آپ کی بیعت کرلیں ایک تو یہ کہ نماز میں جھکیں گے نہیں یعنی رکوع سجدہ نہ کریں گے دوسری یہ کہ ہم اپنے بت اپنے ہاتھوں سے نہ توڑیں گے تیسرے یہ کہ لات کو پوجیں گے تو نہیں مگر ایک سال اس سے نفع اٹھالیں کہ اس کے پوجنے والے جو نذریں چڑھاوے لائیں اس کو وصول کرلیں۔ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا اس دین میں کچھ بھلائی نہیں جس میں رکوع سجدہ نہ ہو اور بتوں کو توڑنے کی بابت تمھاری مرضی اور لات وعزٰی سے فائدہ اٹھانے کی اجازت میں ہرگز نہ دوں گا وہ کہنے لگے یارسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم، ہم چاہتے یہ ہیں کہ آپ کی طرف سے ہمیں ایسا اعزاز ملے جو دوسروں کو نہ ملا ہو تاکہ ہم فخر کرسکیں اس میں اگر آپ کو اندیشہ ہو کہ عرب شکایت کریں گے تو آپ ان سے کہہ دیجئے گا کہ اللہ کا حکم ہی ایسا تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ف۱۶۵ معصوم کرکے ف۱۶۶ کے عذاب۔

ف۱۶۷ یعنی عرب سے شانِ نزول مشرکین نے اتفاق کرکے چاہا کہ سب مل کر سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو سرزمین عرب سے باہر کردیں لیکن اللہ تعالٰی نے ان کا یہ ارادہ پورا نہ ہونے دیا اور ان کی یہ مراد بر نہ آئی اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی (خازن) ف۱۶۸ اور جلد ہلاک کردیئے جاتے۔

ف۱۶۹ یعنی جس قوم نے اپنے درمیان سے اپنے رسول کو نکالا ان کے لیے سنت الٰہی یہی رہی کہ انھیں ہلاک کردیا

ف۱۷۰ اس میں ظہر سے عشا تک کی چار نمازیں آگئیں۔

ف۱۷۱ اس سے نمازِ فجر مراد ہے اور اس کو قرآن اس لیے فرمایا گیا کہ قرأت ایک رکن ہے اور جز سے کل تعبیر کیا جاتا ہے، جیسا کہ قرآنِ کریم میں نماز کو رکوع و سجود سے تعبیر کیا گیا ہے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ قرأت نماز کا رکن ہے۔

ع ۸

ف۱۷۲ یعنی نمازِ فجر میں رات کے فرشتے بھی موجود ہوتے ہیں۔ اور دن کے فرشتے بھی آجاتے ہیں۔

ف۱۷۳ تہجد نماز کے لیے نیند کو چھوڑنے یا بعد عشا سونے کے بعد جو نماز پڑھی جائے اس کو کہتے ہیں نماز تہجد کی حدیث شریف میں بہت فضیلتیں آئی ہیں نمازِ تہجد سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر فرض تھی، جمہور کا یہی قول ہے، حضور کی امت کے لیے یہ نمازِ سنت ہے مسئلہ تہجد کی کم سے کم ۲ دو رکعتیں اور متوسط چار اور زیادہ آٹھ ہیں اور سنت یہ ہے کہ دو دو رکعت کی نیت سے پڑھی جائیں مسئلہ اگر آدمی شب کی ایک تہائی عبادت کرنا چاہے اور دو تہائی سونا تو شب کے تین حصے کرے درمیانی تہائی میں تہجد پڑھنا افضل ہے اور اگر چاہے کہ آدھی رات سوئے آدھی رات عبادت کرے تو نصف اخیر افضل ہے" مسئلہ جو شخص نمازِ تہجد کا عادی ہو اس کے لیے تہجد ترک کرنا مکروہ ہے، جیسا کہ بخاری و مسلم کی حدیث شریف میں ہے (ردالمحتار) ف۱۷۴ اور مقام محمود مقام شفاعت ہے کہ اس میں اوّلین و آخرین حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد کریں گے اسی پر جمہور ہیں ف۱۷۵ جہاں بھی میں داخل ہوں اور جہاں سے بھی میں باہر آؤں، خواہ وہ کوئی مکان ہو یا منصب ہو یا کام بعض مفسرین نے کہا مراد یہ ہے کہ مجھے قبر میں اپنی رضا اور طہارت کے ساتھ داخل کر اور وقت بعث عزت و کرامت کے ساتھ باہر لا بعض نے کہا معنی یہ ہیں کہ مجھے اپنی طاعت میں صدق کے ساتھ داخل کر اور اپنی مناہی سے صدق کے ساتھ خارج فرما اور اس کے معنی میں ایک قول یہ بھی ہے کہ منصب نبوت میں مجھے صدق کے ساتھ داخل کر اور صدق کے ساتھ دنیا سے رخصت کے وقت نبوت کے حقوق واجبہ سے عہدہ برآ فرما ایک قول یہ بھی ہے کہ مجھے مدینہ طیبہ میں پسندیدہ داخلہ عنایت کر

اور مکہ مکرمہ سے میرا خروج صدق کے ساتھ کر کہ اس سے میرا دل غمگین نہ ہو مگر یہ توجیہ اس صورت میں صحیح ہو سکتی ہے، جبکہ یہ آیت مدنی نہ ہو، جیسا کہ علامہ سیوطی نے قیل فرما کر اس آیت کے مدنی ہونے کا قول ضعیف ہونے کی طرف اشارہ کیا ف۱۷۶ وہ قوت عطا فرما جس سے میں تیرے دشمنوں پر غالب ہوں اور وہ حجت جس سے میں ہر مخالف پر فتح پاؤں اور وہ غلبۂ ظاہرہ جس سے میں تیرے دین کو تقویت دوں یہ دعا قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب سے ان کے دین کو غالب کرنے اور انھیں دشمنوں سے محفوظ رکھنے کا وعدہ فرمایا ف۱۷۷ یعنی اسلام آیا اور کفر مٹ گیا یا قرآن آیا اور شیطان ہلاک ہوا ف۱۷۸ کیونکہ اگرچہ باطل کو کسی وقت میں دولت و صولت

لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ﴿۸۰﴾ وَ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُؕ

مددگار غلبہ دے ف۱۷۶ اور فرماؤ کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا ف۱۷۷

اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ﴿۸۱﴾ وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ

بیشک باطل کو مٹنا ہی تھا ف۱۷۸ اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز ف۱۷۹ جو ایمان والوں

لِّلْمُؤْمِنِیْنَۙ وَ لَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿۸۲﴾ وَ اِذَاۤ اَنْعَمْنَا عَلَى

کے لیے شفا اور رحمت ہے ف۱۸۰ اور اس سے ظالموں کو ف۱۸۱ نقصان ہی بڑھتا ہے اور جب ہم آدمی پر احسان

الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَ نَاٰ بِجَانِبِهٖۚ وَ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ یَـٴُـوْسًا ﴿۸۳﴾

کرتے ہیں ف۱۸۲ منہ پھیر لیتا ہے اور اپنی طرف دور ہٹ جاتا ہے ف۱۸۳ اور جب اسے برائی پہنچے ف۱۸۴ تو نا

قُلْ كُلٌّ یَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖؕ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى

امید ہو جاتا ہے ف۱۸۵ تم فرماؤ سب اپنے کینڈے پر کام کرتے ہیں ف۱۸۶ تو تمہارا رب خوب جانتا ہے کون زیادہ

سَبِیْلًا ﴿۸۴﴾ وَ یَسْـٴَـلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِؕ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَ مَاۤ

راہ پر ہے اور تم سے روح کو پوچھتے ہیں تم فرماؤ روح میرے رب کے حکم سے ایک

اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۸۵﴾ وَ لَىٕنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِیْۤ

چیز ہے اور تمہیں علم نہ ملا مگر تھوڑا ف۱۸۷ اور اگر ہم چاہتے تو وحی جو ہم نے تمہاری

اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَیْنَا وَكِیْلًا ﴿۸۶﴾ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ

طرف کی اُسے لے جاتے ف۱۸۸ پھر تم کوئی نہ پاتے کہ تمہارے لیے ہمارے حضور اس پر وکالت کرتا مگر

رَّبِّكَؕ اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ عَلَیْكَ كَبِیْرًا ﴿۸۷﴾ قُلْ لَّىٕنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ

تمہارے رب کی رحمت ف۱۸۹ بیشک تم پر اس کا بڑا فضل ہے ف۱۹۰ تم فرماؤ اگر آدمی اور جن سب

وَ الْجِنُّ عَلٰۤى اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَ لَوْ

اس بات پر متفق ہو جائیں کہ ف۱۹۱ اس قرآن کی مانند لے آئیں تو اس کا مثل نہ لا سکیں گے

كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا ﴿۸۸﴾ وَ لَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِیْ هٰذَا

اگرچہ ان میں ایک دوسرے کا مددگار ہو ف۱۹۲ اور بیشک ہم نے لوگوں کے لیے اس قرآن میں

حاصل ہو، مگر اس کو پائیداری نہیں اس کا انجام بربادی و خواری ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزِ فتح مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو کعبہ مقدسہ کے گرد تین سو ساٹھ ۳۶۰ بت نصب کیے ہوئے تھے جن کو لوہے اور رانگ سے جوڑ کر مضبوط کیا گیا تھا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک لکڑی تھی حضور یہ آیت پڑھ کر اس لکڑی سے جس بت کی طرف اشارہ فرماتے جاتے تھے وہ گرتا جاتا تھا ف۱۷۹ سورتیں اور آیتیں۔

ف۱۸۰ کہ اس سے امراضِ ظاہرہ اور باطنہ ضلالت و جہالت وغیرہ دور ہوتے اور ظاہری و باطنی صحت حاصل ہوتی ہے اعتقاداتِ باطلہ و اخلاقِ رذیلہ دفع ہوتے ہیں اور عقائد حقہ و معارف الٰہیہ و صفاتِ حمیدہ و اخلاقِ فاضلہ حاصل ہوتے ہیں کیونکہ یہ کتاب مجید ایسے علوم و دلائل پر مشتمل ہے جو وہمانی و شیطانی ظلمتوں کو اپنے انوار سے نیست و نابود کر دیتے ہیں اور اس کا ایک ایک حرف برکات کا گنجینہ ہے جس سے جسمانی امراض اور آسیب دور ہوتے ہیں۔

ف۱۸۱ یعنی کافروں کو جو اس کی تکذیب کرتے ہیں۔

ف۱۸۲ یعنی کافر پر کہ اس کو صحت اور وسعت عطا فرماتے ہیں تو وہ ہمارے ذکر و دعا اور طاعت و ادائے شکر سے۔

ف۱۸۳ یعنی تکبر کرتا ہے۔

ف۱۸۴ کوئی شدت و ضرر اور کوئی فقر و حادثہ تو تضرع و زاری سے دعا کرتا ہے اور ان دعاؤں کے قبول کا اثر ظاہر نہیں ہوتا۔

ف۱۸۵ مومن کو ایسا نہ چاہیے اگر اجابتِ دعا میں تاخیر ہو تو وہ مایوس نہ ہو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا امیدوار رہے۔

ف۱۸۶ ہم اپنے طریقہ پر تم اپنے طریقہ پر جس کا جوہر ذات شریف و طاہر ہے اس سے افعال جمیلہ و اخلاق پاکیزہ صادر ہوتے ہیں اور جس کا نفس خبیث ہے اس سے افعال خبیثہ ردیہ سرزد ہوتے ہیں۔

ف۱۸۷ قریش مشورہ کے لیے جمع ہوئے اور ان میں باہم گفتگو یہ ہوئی کہ محمد مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہم میں رہے اور کبھی ہم نے ان کو صدق و امانت میں کمزور نہ پایا کبھی ان پر تہمت لگانے کا موقع ہاتھ نہ آیا اب انہوں نے نبوت کا دعویٰ کر دیا تو ان کی سیرت اور ان کی چال چلن پر کوئی عیب لگانا تو ممکن نہیں ہے، یہود سے پوچھنا چاہیے کہ ایسی حالت میں کیا کیا جائے اس مطلب کے لیے ایک جماعت یہود کے پاس بھیجی گئی یہود نے کہا کہ ان سے تین سوال کرو اگر تینوں کا جواب نہ دیں تو وہ نبی نہیں اور اگر تینوں کا جواب دے دیں جب بھی نبی نہیں اور اگر دو کا جواب دے دیں ایک کا جواب نہ دیں تو وہ سچے نبی ہیں وہ تین سوال یہ ہیں (۱) اصحاب کہف کا واقعہ (۲) ذوالقرنین کا واقعہ اور (۳) روح کا حال چنانچہ قریش نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ سوال کیے آپ نے اصحاب کہف اور ذوالقرنین کے واقعات تو مفصل بیان کر دیے اور روح کا معاملہ ابہام میں رکھا جیسا کہ توریت میں مبہم رکھا گیا تھا۔ قریش یہ سوال کر کے نادم ہوئے اس میں اختلاف ہے کہ سوال حقیقت روح سے تھا یا اس کی مخلوقیت سے جواب دونوں کا

ہو گیا اور آیت میں یہ بھی بتا دیا گیا کہ مخلوق کا علم علم الٰہی کے سامنے قلیل ہے اگرچہ مَآ اُوْتِیْتُمْ کا خطاب یہود کے ساتھ خاص ہو ف۱۸۸ یعنی قرآن کریم کو سینوں اور صحیفوں سے محو کر دیتے اور اس کا کوئی اثر باقی نہ چھوڑتے ف۱۸۹ کہ قیامت تک اس کو باقی رکھا اور ہر تغیر و تبدل سے محفوظ فرمایا حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قرآن پاک خوب پڑھو اس سے پہلے کہ قرآن پاک اُٹھا لیا جائے کیونکہ قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ قرآن پاک نہ اٹھایا جائے ف۱۹۰ کہ اس نے آپ پر قرآن کریم نازل فرمایا اور اس کو باقی و محفوظ رکھا اور آپ کو تمام بنی آدم کا سردار اور خاتم النبیین کیا اور مقام محمود عطا فرمایا ف۱۹۱ بلاغت اور حسن نظم و ترتیب اور علوم غیبیہ و معارف الٰہیہ میں سے کسی کمال ہیں۔

اَلْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ فَاَبٰۤى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۸۹﴾ وَ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ یَنْۢبُوْعًا ﴿۹۰﴾ اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّ عِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِیْرًا ﴿۹۱﴾ اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَیْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِیَ بِاللّٰهِ وَ الْمَلٰٓىِٕكَةِ قَبِیْلًا ﴿۹۲﴾ اَوْ یَكُوْنَ لَكَ بَیْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِی السَّمَآءِ وَ لَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِیِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَیْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿۹۳﴾ وَ مَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ یُّؤْمِنُوْۤا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰۤى اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿۹۴﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ فِی الْاَرْضِ مَلٰٓىِٕكَةٌ یَّمْشُوْنَ مُطْمَىِٕنِّیْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ﴿۹۵﴾ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِیْدًۢا بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِیْرًۢا بَصِیْرًا ﴿۹۶﴾ وَ مَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَ مَنْ

ہر قسم کی مثل طرح طرح بیان فرمائی تو اکثر آدمیوں نے نہ مانا مگر ناشکری کرنا ف۱۹۳ اور بولے کہ ہم تم پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ تم ہمارے لیے زمین سے کوئی چشمہ بہا دو ف۱۹۴ یا تمہارے لیے کھجوروں اور انگوروں کا کوئی باغ ہو پھر تم اس کے اندر بہتی نہریں رواں کرو یا تم ہم پر آسمان گرادو جیسا تم نے کہا ہے ٹکڑے ٹکڑے یا اللہ اور فرشتوں کو ضامن لے آؤ ف۱۹۵ یا تمہارے لیے طلائی گھر ہو یا تم آسمان میں چڑھ جاؤ اور ہم تمہارے چڑھ جانے پر بھی ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک ہم پر ایک کتاب نہ اتارو جو ہم پڑھیں تم فرماؤ پاکی ہے میرے رب کو میں کون ہوں مگر آدمی اللہ کا بھیجا ہوا ف۱۹۶ اور کس بات نے لوگوں کو ایمان لانے سے روکا جب ان کے پاس ہدایت آئی مگر اسی نے کہ بولے کیا اللہ نے آدمی کو رسول بنا کر بھیجا ف۱۹۷ تم فرماؤ اگر زمین میں فرشتے ہوتے ف۱۹۸ چین سے چلتے تو ان پر ہم رسول بھی فرشتہ اتارتے ف۱۹۹ تم فرماؤ اللہ بس ہے گواہ میرے تمہارے درمیان ف۲۰۰ بیشک وہ اپنے بندوں کو جانتا دیکھتا ہے اور جسے اللہ راہ دے وہی راہ پر ہے اور جسے گمراہ

ف۱۹۲ شانِ نزول مشرکین نے کہا تھا کہ ہم چاہیں تو اس قرآن کی مثل بنا لیں۔ اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان کی تکذیب کی کہ خالق کے کلام کے مثل مخلوق کا کلام ہو ہی نہیں سکتا اگر وہ سب باہم مل کر کوشش کریں، جب بھی ممکن نہیں کہ اس کلام کے مثل لاسکیں چنانچہ ایسا ہی ہوا تمام کفار عاجز ہوئے اور انھیں رسوائی اٹھانا پڑی اور وہ ایک سطر بھی قرآن کریم کے مقابل بنا کر پیش نہ کرسکے۔

ف۱۹۳ اور حق سے منکر ہونا اختیار کیا۔

ف۱۹۴ شانِ نزول جب قرآن کریم کا اعجاز خوب ظاہر ہو چکا اور معجزات واضحات نے حجت قائم کردی اور کفار کے لیے کوئی جائے عذر باقی نہ رہی تو وہ لوگوں کو مغالطہ میں ڈالنے کے لیے طرح طرح کی نشانیاں طلب کرنے لگے اور انہوں نے کہہ دیا کہ ہم ہرگز آپ پر ایمان نہ لائیں گے مروی ہے کہ کفار قریش کے سردار کعبہ معظمہ میں جمع ہوئے اور انھوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلوایا، حضور تشریف لائے تو انھوں نے کہا کہ ہم نے آپ کو اس لیے بلایا ہے کہ آج گفتگو کرکے آپ سے معاملہ طے کرلیں تاکہ ہم پھر آپ کے حق میں معذور سمجھے جائیں عرب میں کوئی آدمی ایسا نہیں ہوا جس نے اپنی قوم پر وہ شدائد کیے ہوں جو آپ نے کیے ہیں آپ نے ہمارے باپ دادا کو بُرا کہا ہمارے دین کو عیب لگائے ہمارے دانشمندوں کو کم عقل ٹھہرایا معبودوں کی توہین کی جماعت متفرق کردی کوئی بُرائی اٹھا نہ رکھی اس سے تمہاری غرض کیا ہے اگر تم مال چاہتے ہو تو ہم تمہارے لیے اتنا مال جمع کردیں کہ ہماری قوم میں تم سب سے زیادہ مالدار ہو جاؤ اگر اعزاز چاہتے ہو تو ہم تمھیں اپنا سردار بنالیں اگر ملک و سلطنت چاہتے ہو تو ہم تمھیں بادشاہ تسلیم کرلیں یہ سب باتیں کرنے کے لیے ہم تیار ہیں اور اگر تمھیں کوئی دماغی بیماری ہوگئی ہے یا کوئی خلش ہوگیا ہے تو ہم تمہارا علاج کریں اور اس میں جس قدر خرچ ہو اُٹھائیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں سے کوئی بات نہیں اور میں مال و سلطنت و سرداری کسی چیز کا طلبگار نہیں واقعہ صرف اتنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے رسُول بنا کر بھیجا اور مجھ پر اپنی کتاب نازل فرمائی اور حکم دیا کہ میں تمھیں اس کے ماننے پر اللہ کی رضا اور نعمت آخرت کی بشارت دوں اور انکار کرنے پر عذاب الٰہی کا خوف دلاؤں میں نے تمھیں اپنے رب کا پیام پہنچا یا اگر تم اسے قبول کرو تو یہ تمھارے لیے دنیا و آخرت کی خوش نصیبی ہے اور نہ مانو تو میں صبر کروں گا اور اللہ کے فیصلہ کا انتظار کروں گا اس پر ان لوگوں نے کہا کہ اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اگر آپ ہمارے معروضات کو قبول نہیں کرتے ہیں تو ان پہاڑوں کو ہٹا دیجیے اور میدان صاف نکال دیجیے اور نہریں جاری کردیجیے اور ہمارے مرے ہوئے باپ دادا کو زندہ کردیجیے ہم ان سے پوچھ دیکھیں کہ آپ جو فرماتے ہیں کیا یہ سچ ہے اگر وہ کہہ دیں گے تو ہم مان لیں گے۔ حضور نے فرمایا میں ان باتوں کے لیے نہیں بھیجا گیا جو پیچانے کے لیے بھیجا گیا ہوں وہ میں

نے پہنچا دیا اگر تم مانو تمھارا نصیب نہ مانو تو میں خدائی فیصلہ کا انتظار کروں گا کفار نے کہا پھر آپ اپنے رب سے عرض کر کے ایک فرشتہ بلوا لیجیے جو آپ کی تصدیق کرے اور اپنے لیے باغ اور محل اور سونے چاندی کے خزانے طلب کیجیے فرمایا میں اس لیے نہیں بھیجا گیا۔ میں بشیر و نذیر بنا کر بھیجا گیا ہوں اس پر کہنے لگے تو ہم پر آسمان گروا دیجیے اور بعضے ان میں سے یہ بولے کہ ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک آپ اللہ کو اور فرشتوں کو ہمارے سامنے نہ لائیے اس پر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس مجلس سے اٹھ آئے اور عبد اللہ بن امیہ آپ کے ساتھ اٹھا اور آپ سے کہنے لگا خدا کی قسم میں کبھی آپ پر ایمان نہ لاؤں گا

يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

کرے ف۲۰۱ تو ان کے لیے اس کے سوا کوئی حمایت والے نہ پاؤ گے ف۲۰۲ اور ہم انہیں قیامت کے دن

عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ؕ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ كُلَّمَا خَبَتْ

ان کے منہ کے بل ف۲۰۳ اٹھائیں گے اندھے اور گونگے اور بہرے ف۲۰۴ ان کا ٹھکانا جہنم ہے، جب کبھی

زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ﴿۹۷﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا وَقَالُوْٓا

بجھنے پر آئیگی ہم اُسے اور بھڑکا دیں گے۔ یہ ان کی سزا ہے اس پر کہ انھوں نے ہماری آیتوں سے انکار کیا اور

ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿۹۸﴾ اَوَلَمْ

بولے کیا جب ہم ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا سچ مچ ہم نئے بن کر اٹھائے جائیں گے اور کیا

يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ

وہ نہیں دیکھتے کہ وہ اللہ جس نے آسمان اور زمین بنائے ف۲۰۵ ان لوگوں کی مثل

يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ

بنا سکتا ہے ف۲۰۶ اور اس نے ان کے لیے ف۲۰۷ ایک میعاد ٹھہرا رکھی ہے جس میں کچھ شبہ نہیں تو ظالم نہیں

اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۹۹﴾ قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّيْٓ اِذًا

مانتے بے ناشکری کیے ف۲۰۸ تم فرماؤ اگر تم لوگ میرے رب کی رحمت کے خزانوں کے مالک ہوتے ف۲۰۹

لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ﴿۱۰۰﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا

تو انھیں بھی روک رکھتے اس ڈر سے کہ خرچ نہ ہو جائیں اور آدمی بڑا کنجوس ہے اور بیشک ہم نے

مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ فَسْئَلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِذْ جَآءَهُمْ فَقَالَ

موسیٰ کو نو روشن نشانیاں دیں ف۲۱۰ تو بنی اسرائیل سے پوچھو جب وہ ف۲۱۱ ان کے پاس آیا

لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّيْ لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا ﴿۱۰۱﴾ قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ

تو اس سے فرعون نے کہا اے موسیٰ میرے خیال میں تم پر جادو ہوا ف۲۱۲ کہا یقیناً تو خوب جانتا ہے ف۲۱۳

اَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَآئِرَ ۚ وَاِنِّيْ لَاَظُنُّكَ

کہ انھیں نہ اتارا مگر آسمانوں اور زمین کے مالک نے دل کی آنکھیں کھولنے والیاں ف۲۱۴ اور میرے

النصف

ع ۱۱

جب تک تم سیڑھی لگا کر آسمان پر نہ چڑھو اور میری نظروں کے سامنے وہاں سے ایک کتاب اور فرشتوں کی ایک جماعت لے کر نہ آؤ اور خدا کی قسم اگر یہ بھی کرو تو میں سمجھتا ہوں کہ میں پھر بھی نہ مانوں گا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب دیکھا کہ یہ لوگ اس قدر ضد اور عناد میں ہیں اور ان کی حق دشمنی حد سے گزر گئی ہے تو آپ کو ان کی حالت پر رنج ہوا، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ف۱۹۵ جو ہمارے سامنے تمھارے صدق کی گواہی دیں۔

ف۱۹۶ میرا کام اللہ کا پیام پہنچا دینا ہے وہ میں نے پہنچا دیا اب جس قدر معجزات و آیات یقین و اطمینان کے لیے درکار ہیں ان سے بہت زیادہ میرا پروردگار ظاہر فرما چکا حجت ختم ہو گئی۔ اب یہ سمجھ لو کہ رسول کے انکار کرنے اور آیاتِ الٰہیہ سے مکرنے کا کیا انجام ہوتا ہے۔

ف۱۹۷ رسولوں کو بشر ہی جانتے رہے اور ان کے منصب نبوت اور اللہ تعالیٰ کے عطا فرمائے ہوئے کمالات کے مقر اور معترف نہ ہوئے یہی ان کے کفر کی اصل تھی اور اسی لیے وہ کہا کرتے تھے کہ کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا گیا اس پر اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتا ہے کہ اے حبیب ان سے۔

ف۱۹۸ وہی اس میں بستے۔

ف۱۹۹ کیونکہ وہ ان کی جنس سے ہوتا لیکن جب زمین میں آدمی بستے ہیں تو ان کا ملائکہ میں سے رسول طلب کرنا نہایت ہی بے جا ہے۔

ف۲۰۰ میرے صدق و ادائے فرض رسالت اور تمھارے کذب و عداوت پر۔

ف۲۰۱ اور توفیق نہ دے۔

ف۲۰۲ جو انھیں ہدایت کریں۔

ف۲۰۳ گھسٹتا ف۲۰۴ جیسے وہ دنیا میں حق کے دیکھنے بولنے اور سننے سے اندھے گونگے بہرے بنے رہے ایسے ہی اُٹھائے جائیں گے ف۲۰۵ ایسے عظیم و وسیع وہ ف۲۰۶ یہ اس کی قدرت سے کچھ عجیب نہیں ف۲۰۷ عذاب کی یا موت و بعث کی ف۲۰۸ باوجود دلیل واضح اور حجت قائم ہونے کے ف۲۰۹ جن کی کچھ انتہا نہیں ف۲۱۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا وہ نو نشانیاں یہ ہیں عصا، ید بیضا، وہ عقدہ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان مبارک میں تھا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو حل فرمایا، دریا کا پھٹنا اور اس میں رستے بننا، طوفان، ٹڈی، گھن، مینڈک، خون، ان میں سے چھ آخر کا مفصل بیان نویں پارے کے چھٹے رکوع میں گزر چکا ف۲۱۱ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام ف۲۱۲ یعنی معاذ اللہ جادو کے اثر سے تمھاری عقل بجا نہ رہی یا مسحور ساحر کے معنی میں ہے اور مطلب یہ ہے کہ یہ عجائب جو آپ دکھلاتے ہیں یہ جادو کے کرشمہ ہیں اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ف۲۱۳ اے فرعون معاند ف۲۱۴ کہ ان آیات سے میرا صدق اور میرا غیر مسحور ہونا اور ان آیات کا خدا کی طرف سے ہونا ظاہر ہے۔

يٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ﴿۱۰۲﴾ فَاَرَادَ اَنْ يَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ

گمان ہے تو اے فرعون تو ضرور ہلاک ہونیوالا ہے ف۲۱۵ تو اس نے چاہا کہ ان کو ف۲۱۶ زمین سے نکال دے تو ہم نے اسے

وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِيْعًا ﴿۱۰۳﴾ وَّقُلْنَا مِنْ بَعْدِهٖ لِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اسْكُنُوا

اور اس کے ساتھیوں کو سب کو ڈبو دیا ف۲۱۷ اور اس کے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے فرمایا اس زمین میں

الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا ﴿۱۰۴﴾ وَبِالْحَقِّ

بسو ف۲۱۸ پھر جب آخرت کا وعدہ آئے گا ف۲۱۹ ہم تم سب کو گھال میل لے آئیں گے اور ہم نے

اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ؕ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۱۰۵﴾ وَ

قرآن کو حق ہی کے ساتھ اتارا اور حق ہی کے لیے اترا ف۲۲۱ اور ہم نے تمھیں نہ بھیجا مگر خوشی اور ڈر سناتا اور

قُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ﴿۱۰۶﴾

قرآن ہم نے جدا جدا کر کے ف۲۲۲ اتارا کہ تم اسے لوگوں پر ٹھہر ٹھہر کر پڑھو ف۲۲۳ اور ہم نے اسے تدریج رہ رہ کر اتارا

قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ

ف۲۲۴ تم فرماؤ کہ تم لوگ اس پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ ف۲۲۵ بیشک وہ جنھیں اس کے اترنے سے پہلے علم ملا ف۲۲۶ جب

اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ﴿۱۰۷﴾ وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ

ان پر پڑھا جاتا ہے ٹھوڑی کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور کہتے ہیں کہ پاکی ہے

رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ﴿۱۰۸﴾ وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ

ہمارے رب کو بیشک ہمارے رب کا وعدہ پورا ہونا تھا ف۲۲۷ اور ٹھوڑی کے بل گرتے ہیں ف۲۲۸ روتے ہوئے

وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ﴿۱۰۹﴾ السجدۃ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ

اور یہ قرآن ان کے دل کا جھکنا بڑھاتا ہے ف۲۲۹ تم فرماؤ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر

اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ

جو کہہ کر پکارو سب اسی کے اچھے نام ہیں ف۲۳۰ اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو

وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿۱۱۰﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

نہ بالکل آہستہ اور ان دونوں کے بیچ میں راستہ چاہو ف۲۳۱ اور یوں کہو سب خوبیاں

ف۲۱۵ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے فرعون کے اس قول کا جواب ہے کہ اس نے آپ کو مسحور کہا تھا مگر اس کا قول کذب و باطل تھا جسے وہ خود بھی جانتا تھا مگر اس کے عناد نے اس سے کہلایا اور آپ کا ارشاد حق و صحیح چنانچہ ویسا ہی واقع ہوا ف۲۱۶ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اور ان کی قوم کو مصر کی ف۲۱۷ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اور ان کی قوم کو ہم نے سلامتی عطا فرمائی ف۲۱۸ یعنی زمین مصر و شام میں (خازن و قرطبی) ف۲۱۹ یعنی قیامت ف۲۲۰ موقف قیامت میں پھر سعداء اور اشقیاء کو ایک دوسرے سے ممتاز کر دیں گے ف۲۲۱ شیاطین کے خلط سے محفوظ رہا اور کسی تغیر نے اس میں راہ نہ پائی بتیان میں ہے کہ حق سے مراد سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات مبارک ہے **فائدہ** آیت شریفہ کا یہ جملہ ہر ایک بیماری کے لیے عمل مجرب ہے موضع مرض پر ہاتھ رکھ کر پڑھ کر دم کر دیا جائے تو باذن اللہ بیماری دُور ہو جاتی ہے، محمد بن سماک بیمار ہوئے تو ان کے متوسلین قارورہ لے کر ایک نصرانی طبیب کے پاس بغرض علاج گئے۔ راہ میں ایک صاحب ملے نہایت خوش رو و خوش لباس ان کے جسم مبارک سے نہایت پاکیزہ خوشبو آ رہی تھی انھوں نے فرمایا کہاں جاتے ہو ان لوگوں نے کہا ابن سماک کا قارورہ دکھانے کے لیے فلاں طبیب کے پاس جاتے ہیں انھوں نے فرمایا سبحان اللہ! اللہ کے ولی کے لیے خدا کے دشمن سے مدد چاہتے ہو قارورہ پھینکو واپس چلے جاؤ اور ان سے کہو کہ مقام درد پر ہاتھ رکھ کر پڑھو بِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ یہ فرما کر وہ بزرگ غائب ہو گئے ان صاحبوں نے واپس ہو کر ابن سماک سے واقعہ بیان کیا انہوں نے مقام درد پر ہاتھ رکھ کر یہ کلمے پڑھے فوراً آرام ہو گیا اور ابن سماک نے فرمایا کہ وہ حضرت خضر تھے علیٰ نبینا وعلیہ السلام

ف۲۲۲ تیئیس سال کے عرصہ میں ف۲۲۳ تاکہ اس کے مضامین باسانی سننے والوں کے ذہن نشین ہوتے رہیں۔

ف۲۲۴ حسب اقتضائے مصالح و حوادث۔

ف۲۲۵ اور اپنے لیے نعمت آخرت اختیار کر دیا عذاب جہنم

ف۲۲۶ یعنی مومنین اہل کتاب جو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے انتظار و جستجو میں تھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے بعد شرف اسلام سے مشرف ہوئے جیسے کہ زید بن عمرو بن نفیل اور سلمان فارسی اور ابوذر وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

ف۲۲۷ جو اس نے اپنی پہلی کتابوں میں فرمایا تھا کہ نبی آخر الزماں محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمائیں گے

ف۲۲۸ اپنے رب کے حضور عجز و نیاز سے نرم دلی سے

ف۲۲۹ مسئلہ قرآن کریم کی تلاوت کے وقت رونا مستحب ہے، ترمذی ونسائی کی حدیث میں ہے کہ وہ شخص جہنم میں نہ جائے گا جو خوف الٰہی سے روتے ف۲۳۰ **شانِ نزول** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ایک شب سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طویل سجدہ کیا اور اپنے سجدہ میں یا اللہُ یا رحمٰنُ فرماتے رہے ابوجہل نے سُنا تو کہنے لگا کہ (حضرت) محمد مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہمیں تو کئی معبودوں کے پوجنے سے منع کرتے ہیں اور اپنے آپ دو کو پکارتے ہیں اللہ کو اور رحمٰن کو (معاذ اللہ) اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا اللہ اور رحمٰن دو نام ایک ہی معبود برحق کے ہیں خواہ کسی نام سے پکارو ف۲۳۱ یعنی متوسط آواز سے پڑھو جس سے مقتدی بہ آسانی سن لیں **شانِ نزول** رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں جب اپنے اصحاب کی امامت فرماتے تو قرأت بلند آواز سے فرماتے مشرکین سنتے تو قرآن پاک کو اور اس کے نازل فرمانے والے کو اور جن پر نازل ہوا ان سب کو گالیاں دیتے اس پر یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی۔

الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَ

اللہ کو جس نے اپنے لیے بچہ اختیار فرمایا ف۲۳۲ اور بادشاہی میں کوئی اس کا شریک نہیں ف۲۳۳ اور

لَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ كَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا ﴿۱۱۱﴾

کمزوری سے کوئی اس کا حمایتی نہیں ف۲۳۴ اور اس کی بڑائی بولنے کو تکبیر کہو ف۲۳۵

سُوْرَةُ الْكَهْفِ مَكِّیَّةٌ وَّ هِیَ مِائَةٌ وَّ عَشْرُ اٰیَاتٍ وَّ اثْنَا عَشَرَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورہ کہف مکی ہے اس میں ایک سو گیارہ آیتیں اور بارہ رکوع ہیں

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَ لَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ

سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنے بندے ف۲ پر کتاب اُتاری ف۳ اور اس میں اصلا کجی نہ رکھی

عِوَجًا ﴿۱﴾ قَیِّمًا لِّیُنْذِرَ بَاْسًا شَدِیْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَ یُبَشِّرَ

ف۴ عدل والی کتاب کہ ف۵ اللہ کے سخت عذاب سے ڈرائے اور ایمان والوں کو جو

الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ﴿۲﴾

نیک کام کریں بشارت دے کہ ان کے لیے اچھا ثواب ہے۔

مّٰكِثِیْنَ فِیْهِ اَبَدًا ﴿۳﴾ وَّ یُنْذِرَ الَّذِیْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ﴿۴﴾

جس میں ہمیشہ رہیں گے اور ان ف۶ کو ڈرائے جو کہتے ہیں کہ اللہ نے اپنا کوئی بچہ بنایا

مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّ لَا لِاٰبَآىٕهِمْ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ

اس بارے میں نہ وہ کچھ علم رکھتے ہیں نہ ان کے باپ دادا ف۷ کتنا بڑا بول ہے کہ ان کے منہ

اَفْوَاهِهِمْ اِنْ یَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ﴿۵﴾ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ

سے نکلتا ہے نرا جھوٹ کہہ رہے ہیں تو کہیں تم اپنی جان پر کھیل جاؤ گے

عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ یُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِیْثِ اَسَفًا ﴿۶﴾ اِنَّا

ان کے پیچھے اگر وہ اس بات پر ف۸ ایمان نہ لائیں غم سے ف۹ بے شک

جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِیْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَیُّهُمْ اَحْسَنُ

ہم نے زمین کا سنگار کیا جو کچھ اس پر ہے ف۱۰ کہ انھیں آزمائیں ان میں کس کے کام

ف۲۳۲ جیسا کہ یہود و نصاریٰ کا گمان ہے۔

ف۲۳۳ جیسا کہ مشرکین کہتے ہیں۔

ف۲۳۴ یعنی وہ کمزور نہیں کہ اس کو کسی حمایتی اور مددگار کی حاجت ہو۔

ف۲۳۵ حدیث شریف میں ہے روزِ قیامت جنّت کی طرف سب سے پہلے وہی لوگ بلائے جائیں گے جو ہر حال میں اللہ کی حمد کرتے ہیں ایک اور حدیث میں ہے کہ بہترین دعا الحمد للہ ہے اور بہترین ذکر لا الٰہ الا اللہ (ترمذی) مسلم شریف کی حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک چار کلمے بہت پیارے ہیں۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فائدہ اس آیت کا نام آیت العز ہے بنی عبد المطلب کے بچے جب بولنا شروع کرتے تھے تو ان کو سب سے پہلے یہی آیت قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سکھائی جاتی تھی۔

۱۲ ع ۱۱ ۱۲

ف۱ اس سورت کا نام سورۂ کہف ہے یہ سورت مکیّہ ہے اس میں ایک سو گیارہ آیتیں اور ایک ہزار پانچسو ستتر کلمے اور چھ ہزار تین سو ساٹھ حرف ہیں

ف۲ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ف۳ یعنی قرآن پاک جو اس کی بہترین نعمت اور بندوں کے لیے نجات و فلاح کا سبب ہے۔

ف۴ نہ لفظی نہ معنوی نہ اس میں اختلاف نہ تناقض

ف۵ کفار کو۔ ف۶ کفار

ف۷ خالص جہالت سے یہ بہتان اٹھاتے اور ایسی باطل بات بکتے ہیں۔

ف۸ یعنی قرآن شریف پر۔

ف۹ اس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسلی قلب فرمائی گئی کہ آپ ان بے ایمانوں کے ایمان سے محروم رہنے پر اس قدر رنج و غم نہ کیجئے اور اپنی جان پاک کو اس غم میں ہلاکت میں نہ ڈالئے۔

ف۱۰ وہ خواہ حیوان ہو یا نبات یا معادن یا انہار۔

ف۱۱ اور لون زہد اختیار کرتا اور محرمات و ممنوعات سے بچتا ہے ف۱۲ اور آباد ہونے کے بعد ویران کر دیں گے اور نبات و اشجار وغیرہ جو چیزیں زینت کی تھیں ان میں سے کچھ بھی باقی نہ رہے گا تو دُنیا کی ناپائیدار زینت پر شیفتہ نہ ہو ف۱۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رقیم اس وادی کا نام ہے جس میں اصحاب کہف ہیں آیت میں ان اصحاب کی نسبت فرمایا کہ وہ ف۱۴ اپنی کافر قوم سے اپنا ایمان بچانے کے لیے ف۱۵ اور ہدایت و نصرت اور رزق و مغفرت اور دشمنوں سے امن عطا فرما اصحاب کہف قوی ترین قول یہ ہے کہ سات حضرات تھے اگرچہ ان کے ناموں میں کسی قدر اختلاف ہے لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ

عَمَلًا ﴿۷﴾ وَإِنَّا لَجَاعِلُونَ مَا عَلَيْهَا صَعِيدًا جُرُزًا ﴿۸﴾ أَمْ حَسِبْتَ

بہتر ہیں ف۱۱ اور بیشک جو کچھ اس پر ہے ایک دن ہم اسے پٹ پر میدان کر چھوڑیں گے ف۱۲ کیا تمہیں معلوم

أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ كَانُوا مِنْ آيَاتِنَا عَجَبًا ﴿۹﴾

ہُوا کہ پہاڑ کی کھوہ اور جنگل کے کنارے والے ف۱۳ ہماری ایک عجیب نشانی تھے

إِذْ أَوَى الْفِتْيَةُ إِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوا رَبَّنَا آتِنَا مِنْ لَدُنْكَ

جب ان جوانوں نے ف۱۴ غار میں پناہ لی پھر بولے اے ہمارے رب ہمیں اپنے پاس سے

رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا ﴿۱۰﴾ فَضَرَبْنَا عَلَىٰ آذَانِهِمْ

رحمت دے ف۱۵ اور ہمارے کام میں ہمارے لیے راہ یابی کے سامان کر تو ہم نے اس غار میں ان کے کانوں

فِي الْكَهْفِ سِنِينَ عَدَدًا ﴿۱۱﴾ ثُمَّ بَعَثْنَاهُمْ لِنَعْلَمَ أَيُّ الْحِزْبَيْنِ

پر گنتی کے کئی برس تھپکا ف۱۶ پھر ہم نے انہیں جگایا کہ دیکھیں ف۱۷ دو گروہوں میں

أَحْصَىٰ لِمَا لَبِثُوا أَمَدًا ﴿۱۲﴾ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَأَهُمْ بِالْحَقِّ

کون ان کے ٹھہرنے کی مدت زیادہ ٹھیک بتاتا ہے ہم ان کا ٹھیک ٹھیک حال تمہیں سنائیں

إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنَاهُمْ هُدًى ﴿۱۳﴾ وَرَبَطْنَا عَلَىٰ

وہ کچھ جوان تھے کہ اپنے رب پر ایمان لائے اور ہم نے ان کو ہدایت بڑھائی اور ہم نے ان کی

قُلُوبِهِمْ إِذْ قَامُوا فَقَالُوا رَبُّنَا رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَنْ

ڈھارس بندھائی جب ف۱۸ کھڑے ہو کر بولے کہ ہمارا رب وہ ہے جو آسمان اور زمین کا رب ہے ہم اس

نَدْعُوَ مِنْ دُونِهِ إِلَٰهًا لَقَدْ قُلْنَا إِذًا شَطَطًا ﴿۱۴﴾ هَٰؤُلَاءِ قَوْمُنَا

کے سوا کسی معبود کو نہ پوجیں گے ایسا ہو تو ہم نے ضرور حد سے گزری ہوئی بات کہی یہ جو ہماری قوم ہے

اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ آلِهَةً لَوْلَا يَأْتُونَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطَانٍ بَيِّنٍ

اس نے اللہ کے سوا خدا بنا رکھے ہیں کیوں نہیں لاتے اُن پر کوئی روشن سند تو اس سے

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ﴿۱۵﴾ وَإِذِ اعْتَزَلْتُمُوهُمْ

بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے ف۱۹ اور جب تم ان سے

عنہما کی روایت پر جو خازن میں ہے ان کے نام یہ ہیں مکسلمینا، یملیخا، مرطونس، بینونس، سارینونس، ذونوانس، کشفیط طنونس اور ان کے کتے کا نام قطمیر ہے "خواص" یہ اسماء لکھ کر دروازے پر لگا دیئے جائیں تو مکان جلنے سے محفوظ رہتا ہے، سرمایہ پر رکھ دیئے جائیں تو چوری نہیں جاتا کشتی یا جہاز ان کی برکت سے غرق نہیں ہوتا بھاگا ہُوا شخص ان کی برکت سے واپس آجاتا ہے کہیں آگ لگی ہو اور یہ اسماء کپڑے میں لکھ کر ڈال دیئے جائیں تو وہ بجھ جاتی ہے۔ بچے کے رونے باری کے بخار درد سر اُم الصبیان، خشکی و تری کے سفر میں جان و مال کی حفاظت عقل کی تیزی قیدیوں کی آزادی کے لیے یہ اسماء لکھ کر بطریق تعویذ بازو میں باندھے جائیں (جمل)، واقعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد اہل انجیل کی حالت ابتر ہو گئی وہ بُت پرستی میں مبتلا ہوئے اور دوسروں کو بت پرستی پر مجبور کرنے لگے ان میں دقیانوس بادشاہ بڑا جابر تھا جو بُت پرستی پر راضی نہ ہوتا اس کو قتل کر ڈالتا اصحاب کہف شہر افسوس کے شرفاء و معززین میں سے ایماندار لوگ تھے دقیانوس کے جبر و ظلم سے اپنا ایمان بچانے کیلئے بھاگے اور قریب کے پہاڑ میں ایک غار کے اندر پناہ گزین ہوئے وہاں سو گئے تین سو برس سے زیادہ عرصہ تک اسی حال میں رہے بادشاہ کو جستجو سے معلوم ہُوا کہ وہ غار کے اندر ہیں تو اس نے حکم دیا کہ غار کو ایک سنگین دیوار کھینچ کر بند کر دیا جائے تاکہ وہ اس میں مر کر رہ جائیں اور وہ ان کی قبر ہو جائے یہی ان کی سزا ہے، حکومت میں سے یہ کام جس کے سپرد کیا گیا وہ نیک آدمی تھا اس نے ان اصحاب کے نام تعداد پورا واقعہ رانگ کی تختی پر کندہ کرا کر تانبے کے صندوق میں دیوار کی بنیاد کے اندر محفوظ کر دیا یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اسی طرح ایک تختی شاہی خزانہ میں بھی محفوظ کرا دی گئی کچھ عرصہ بعد دقیانوس ہلاک ہوا زمانے گزرے سلطنتیں بدلیں تا آنکہ ایک نیک بادشاہ فرمانروا ہوا اس کا نام بیدروس

ع ۱۲/۱۴

تھا جس نے اڑسٹھ سال حکومت کی پھر ملک میں فرقہ بندی پیدا ہوئی اور بعض لوگ مرنے کے بعد اُٹھنے اور قیامت آنے کے منکر ہو گئے بادشاہ ایک تنہا مکان میں بند ہو گیا اور اس نے گریہ و زاری سے بارگاہ الٰہی میں دُعا کی یارب کوئی ایسی نشانی ظاہر فرما، جس سے خلق کو مردوں کے اُٹھنے اور قیامت آنے کا یقین حاصل ہو اسی زمانہ میں ایک شخص نے اپنی بکریوں کے لیے آرام کی جگہ حاصل کرنے کے لیے اسی غار کو تجویز کیا اور دیوار گرا دی دیوار گرنے کے بعد کچھ ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ گرانے والے بھاگ گئے اصحاب کہف بحکم الٰہی فرحاں و شاداں اُٹھے چہرے شگفتہ طبیعتیں خوش زندگی کی تر و تازگی موجود ایک نے دوسرے کو سلام کیا نماز کے لیے کھڑے ہو گئے فارغ ہو کر یملیخا سے کہا کہ آپ جائیے اور بازار سے کچھ کھانے کو بھی لائیے اور یہ خبر بھی لائیے کہ دقیانوس کا ہم لوگوں کی نسبت کیا ارادہ ہے وہ بازار گئے اور شہر پناہ کے دروازے پر اسلامی علامت دیکھی نئے نئے لوگ پائے انھیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نام کی قسم کھاتے سنا

وَمَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗٓا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ

اور جو کچھ وہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں سب سے الگ ہو جاؤ تو غار میں پناہ لو تمہارا رب تمہارے

رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ﴿۱۶﴾ وَتَرَى الشَّمْسَ

لیے اپنی رحمت پھیلا دے گا اور تمہارے کام میں آسانی کے سامان بنا دیگا اور اے محبوب تم سورج کو

اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ

دیکھو گے کہ جب نکلتا ہے تو ان کے غار سے داہنی طرف بچ جاتا ہے اور جب ڈوبتا ہے تو ان

تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ؕ ذٰلِكَ مِنْ

سے بائیں طرف کترا جاتا ہے ف۲۰ حالانکہ وہ اس غار کے کھلے میدان میں ہیں ف۲۱ یہ اللہ کی نشانیوں

اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ

سے ہے جسے اللہ راہ دے تو وہی راہ پر ہے اور جسے گمراہ کرے تو ہرگز اس کا کوئی

تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ﴿۱۷﴾ وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ ۖ وَّ

حمایتی راہ دکھانے والا نہ پاؤ گے اور تم انھیں جاگتا سمجھو ف۲۲ اور وہ سوتے ہیں اور ہم

نُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۖ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ

ان کی داہنی بائیں کروٹیں بدلتے ہیں ف۲۳ اور ان کا کتا اپنی کلائیاں پھیلائے

ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ؕ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا

ہوئے ہے غار کی چوکھٹ پر ف۲۴ اے سننے والے اگر تو انھیں جھانک کر دیکھے تو ان سے پیٹھ پھیر

وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ﴿۱۸﴾ وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ ؕ

کر بھاگے اور ان سے ہیبت میں بھر جائے ف۲۵ اور یونہی ہم نے ان کو جگایا ف۲۶ کہ آپس میں ایک دوسرے سے

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ؕ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالُوْا

احوال پوچھیں ف۲۷ ان میں ایک کہنے والا بولا ف۲۸ تم یہاں کتنی دیر رہے۔ کچھ بولے ایک دن رہے یا دن سے کم

رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ؕ فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى

ف۲۹ دوسرے بولے تمہارا رب خوب جانتا ہے جتنا تم ٹھہرے ف۳۰ تو اپنے میں ایک کو یہ چاندی لے کر ف۳۱ شہر

تعجب ہوا یہ کیا معاملہ ہے کل تو کوئی شخص اپنا ایمان نہیں ظاہر کر سکتا تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام لینے سے قتل کر دیا جاتا تھا آج اسلامی علامتیں شہر پناہ پر ظاہر ہیں لوگ بے خوف و خطر حضرت کے نام قسمیں کھاتے ہیں پھر آپ نان پز کی دکان پر گئے کھانا خریدنے کے لیے اس کو دقیانوسی سکہ کا روپیہ دیا جس کا چلن صدیوں سے موقوف ہو گیا تھا اور اس کا دیکھنے والا بھی کوئی باقی نہ رہا تھا بازار والوں نے خیال کیا کہ کوئی پرانا خزانہ ان کے ہاتھ آ گیا ہے انھیں پکڑ کر حاکم کے پاس لے گئے وہ نیک شخص تھا اس نے بھی ان سے دریافت کیا کہ خزانہ کہاں ہے انھوں نے کہا خزانہ کہیں نہیں ہے یہ روپیہ ہمارا اپنا ہے حاکم نے کہا یہ بات کسی طرح قابل یقین نہیں اس میں جو سنہ موجود ہے وہ تین سو برس سے زیادہ کا ہے اور آپ نوجوان ہیں۔ ہم لوگ بوڑھے ہیں ہم نے تو کبھی یہ سکہ دیکھا ہی نہیں آپ نے فرمایا میں جو دریافت کروں وہ ٹھیک ٹھیک بتاؤ تو عقدہ حل ہو جائے گا یہ بتاؤ کہ دقیانوس بادشاہ کس حال و خیال میں ہے حاکم نے کہا کہ آج روئے زمین پر اس نام کا کوئی بادشاہ نہیں سیکڑوں برس ہوئے جب ایک بے ایمان بادشاہ اس نام کا گزرا ہے آپ نے فرمایا کل ہی تو ہم اس کے خوف سے جان بچا کر بھاگے ہیں۔ میرے ساتھی قریب کے پہاڑ میں ایک غار کے اندر پناہ گزیں ہیں چلو میں تمہیں ان سے ملا دوں حاکم اور شہر کے عمائد اور ایک خلق کثیر ان کے ہمراہ سرِ غار پہنچے اصحاب کہف ملیخا کے انتظار میں تھے کثیر لوگوں کے آنے کی آواز اور کھٹکے سن کر سمجھے کہ ملیخا پکڑے گئے اور دقیانوسی فوج ہماری جستجو میں آ رہی ہے اللہ کی حمد اور شکر بجا لانے لگے اتنے میں یہ لوگ پہنچے ملیخا نے تمام قصہ سنایا اور ان حضرات نے سمجھ لیا کہ ہم بحکم الٰہی اتنا طویل زمانہ سوئے اور اب اس لیے اٹھائے گئے ہیں کہ لوگوں کے لیے بعد موت زندہ کیے جانے کی دلیل اور نشانی ہوں حاکم سرِ غار پہنچا تو اس نے تانبے کا صندوق دیکھا اس کو کھولا تو تختی برآمد ہوئی۔ اس تختی میں ان اصحاب کے اسماء اور ان کے کتے کا نام لکھا تھا یہ بھی لکھا تھا کہ یہ جماعت اپنے دین کی حفاظت کے لیے دقیانوس کے ڈر سے اس غار میں پناہ گزیں ہوئی دقیانوس نے خبر پا کر ایک دیوار سے انھیں غار میں بند کر دینے کا حکم دیا ہم یہ حال اس لیے لکھتے ہیں کہ جب کبھی غار کھلے تو لوگ حال پر مطلع ہو جائیں یہ لوح پڑھ کر سب کو تعجب ہوا اور لوگ اللہ کی حمد و ثنا بجا لائے کہ اس نے ایسی نشانی ظاہر فرما دی جس سے موت کے بعد اٹھنے کا یقین حاصل ہوتا ہے حاکم نے اپنے بادشاہ بیدروس کو واقعہ کی اطلاع دی وہ امراء و عمائد کو لے کر حاضر ہوا اور سجدہ شکرِ الٰہی بجا لایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا قبول کی اصحاب کہف نے بادشاہ سے معانقہ کیا اور فرمایا ہم تمہیں اللہ کے سپرد کرتے ہیں والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اللہ تیری اور تیرے ملک کی حفاظت فرمائے اور جن و انس کے شر سے بچائے بادشاہ کھڑا ہی تھا کہ وہ حضرات اپنے خواب گاہوں کی طرف واپس ہو کر مصروف خواب ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے انھیں وفات دی بادشاہ نے سال کے صندوق میں ان کے اجساد کو محفوظ کیا اور اللہ تعالیٰ نے رعب سے ان کی حفاظت فرمائی کہ کسی کی مجال نہیں کہ وہاں پہنچ سکے بادشاہ نے سرِ غار مسجد بنانے کا حکم دیا اور ایک سرور کا دن معین کیا کہ ہر سال لوگ عید کی طرح وہاں آیا کریں (خازن وغیرہ) مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ صالحین میں عرس کا معمول قدیم سے ہے ف۱۶ یعنی انھیں ایسی نیند سلا دیا کہ کوئی آواز پیدا نہ کر سکے ف۱۷ کہ اصحاب کہف کے ف۱۸ دقیانوس بادشاہ کے سامنے ف۱۹ اور اس کے سیلے شریک اور اولاد ٹھہرائے پھر انھوں نے آپس میں ایک دوسرے سے کہا ف۲۰ یعنی ان پر تمام دن سایہ رہتا ہے اور طلوع سے

ع ۵ ۲ ۱۴

الْمَدِیْنَةِ فَلْیَنْظُرْ اَیُّهَاۤ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْیَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ

میں بھیجو پھر وہ غور کرے کہ وہ کونسا کھانا زیادہ ستھرا ہے ف۲۲ کہ تمھارے لیے اس میں سے کھانے

وَ لْیَتَلَطَّفْ وَ لَا یُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ﴿۱۹﴾ اِنَّهُمْ اِنْ یَّظْهَرُوْا عَلَیْكُمْ

کو لائے اور چاہیے کہ نرمی کرے اور ہرگز کسی کو تمھاری اطلاع نہ دے بیشک اگر وہ تمھیں جان لیں گے تو تمھیں

یَرْجُمُوْكُمْ اَوْ یُعِیْدُوْكُمْ فِیْ مِلَّتِهِمْ وَ لَنْ تُفْلِحُوْۤا اِذًا اَبَدًا ﴿۲۰﴾

پتھراؤ کریں گے ف۳۳ یا اپنے دین ف۳۴ میں پھیر لیں گے اور ایسا ہوا تو تمھارا کبھی بھلا نہ ہوگا

وَ كَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَیْهِمْ لِیَعْلَمُوْۤا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ اَنَّ

اور اسی طرح ہم نے ان کی اطلاع کر دی ف۳۵ کہ لوگ جان لیں ف۳۶ کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت

السَّاعَةَ لَا رَیْبَ فِیْهَا ۚۛ اِذْ یَتَنَازَعُوْنَ بَیْنَهُمْ اَمْرَهُمْ فَقَالُوا

میں کچھ شبہہ نہیں جب وہ لوگ ان کے معاملہ میں باہم جھگڑنے لگے ف۳۷ تو بولے

ابْنُوْا عَلَیْهِمْ بُنْیَانًا ؕ رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ ؕ قَالَ الَّذِیْنَ غَلَبُوْا

ان کے غار پر کوئی عمارت بناؤ ان کا رب انھیں خوب جانتا ہے وہ بولے جو اس کام میں غالب

عَلٰۤى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَیْهِمْ مَّسْجِدًا ﴿۲۱﴾ سَیَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ

رہے تھے ف۳۸ قسم ہے ہم تو ان پر مسجد بنائیں گے ف۳۹ اب کہیں گے ف۴۰ کہ وہ تین ہیں

رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَ یَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًۢا بِالْغَیْبِ ۚ

چوتھا ان کا کتا اور کچھ کہیں گے پانچ ہیں چھٹا ان کا کُتّا بے دیکھے الاؤ تکا بات ف۴۱

وَ یَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّ ثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ؕ قُلْ رَّبِّیْۤ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا

اور کچھ کہیں گے سات ہیں ف۴۲ اور آٹھواں ان کا کُتّا تم فرماؤ میرا ربّ ان کی گنتی خوب جانتا

یَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِیْلٌ ۫ۥ فَلَا تُمَارِ فِیْهِمْ اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا ۪ وَّ لَا تَسْتَفْتِ

ہے ف۴۳ انھیں نہیں جانتے مگر تھوڑے ف۴۴ تو ان کے بارے میں ف۴۵ بحث نہ کرو مگر اتنی ہی بحث جو ظاہر

فِیْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا ﴿۲۲﴾ ع وَ لَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ

ہو چکی ف۴۶ اور ان کے ف۴۷ بارے میں کسی کتابی سے کچھ نہ پوچھو اور ہرگز کسی بات کو نہ کہنا کہ میں کل یہ کر دوں گا

غروب تک کسی وقت بھی دھوپ کی گرمی انھیں نہیں پہنچتی ف۲۱ اور تازہ ہوائیں ان کو پہنچتی ہیں۔ ف۲۲ کیونکہ ان کی آنکھیں کھلی ہیں ف۲۳ سال میں ایک مرتبہ دسویں محرم کو ف۲۴ جب وہ کروٹ لیتے ہیں وہ بھی کروٹ بدلتا ہے فائدہ تفسیر ثعلبی میں ہے کہ جو کوئی ان کلمات وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَیْهِ بِالْوَصِیْدِ کو لکھ کر اپنے ساتھ رکھے کتے کے ضرر سے امن میں رہے ف۲۵ اللہ تعالیٰ نے ایسی ہیبت سے ان کی حفاظت فرمائی ہے کہ ان تک کوئی جا نہیں سکتا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جنگِ روم کے وقت کہف کی طرف گزرے تو انھوں نے اصحاب کہف پر داخل ہونا چاہا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انھیں منع کیا اور یہ آیت پڑھی پھر ایک جماعت حضرت امیر معاویہ کے حکم سے داخل ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی ہوا چلائی کہ سب جل گئے۔

ف۲۶ ایک مدت دراز کے بعد۔

ف۲۷ اور اللہ کی قدرت عظیمہ دیکھ کر ان کا یقین زیادہ ہو اور وہ اس کی نعمتوں کا شکر ادا کریں۔

ف۲۸ یعنی مکسلمینا جو ان میں سب سے بڑے اور ان کے سردار ہیں۔

ف۲۹ کیونکہ وہ غار میں طلوع آفتاب کے وقت داخل ہوئے تھے اور جب اٹھے تو آفتاب قریب غروب تھا اس سے انھوں نے گمان کیا کہ یہ وہی دن ہے۔ مسئلہ اس سے ثابت ہوا کہ اجتہاد جائز اور ظن غالب کی بنا پر قول کرنا درست ہے۔

ف۳۰ انھیں یا تو الہام سے معلوم ہوا کہ مدت دراز گزر چکی یا انھیں کچھ ایسے دلائل و قرائن ملے جیسے کہ بالوں اور ناخنوں کا بڑھ جانا جس سے انہوں نے یہ خیال کیا کہ عرصہ بہت گزر چکا۔

ف۳۱ یعنی دقیانوسی سکہ کے روپئے جو گھر سے لے کر آئے تھے اور سوتے وقت اپنے سرہانے رکھ لیے تھے مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ مسافر کو خرچ ساتھ میں رکھنا طریقہ توکل کے خلاف نہیں ہے چاہیئے کہ بھروسا اللہ پر رکھے

ف۳۲ اور اس میں کوئی شبہہ حرمت نہیں۔

ف۳۳ اور بُری طرح قتل کریں گے۔

ف۳۴ یعنی جبر و ستم سے کفری ملت۔

ف۳۵ لوگوں کو دقیانوس کے مرنے اور مدت گزر جانے کے بعد۔

ف۳۶ اور بیدروس کی قوم میں جو لوگ مرنے کے بعد زندہ ہونے کا انکار کرتے ہیں۔ انھیں معلوم ہو جائے۔

ف۳۷ یعنی ان کی وفات کے بعد ان کے گرد عمارت بنانے میں

ف۳۸ یعنی بیدروس بادشاہ اور اس کے ساتھی۔

ف۳۹ جس میں مسلمان نماز پڑھیں اور ان کے قرب سے برکت حاصل کریں (مدارک)، مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے مزارات کے قریب مسجدیں بنانا اہل ایمان کا قدیم طریقہ ہے اور قرآنِ کریم میں اس کا ذکر فرمانا اور اس کو منع نہ کرنا اس فعل کے درست ہونے کی قوی ترین دلیل ہے مسئلہ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بزرگوں کے جوار میں برکت حاصل ہوتی ہے اسی لیے اہل اللہ کے مزارات پر لوگ حصول برکت کے لیے جایا کرتے ہیں اور اسی لیے قبروں کی زیارت سنّت اور موجب ثواب ہے ف۴۰ نصرانی جیسا کہ ان میں سے سید اور عاقب نے کہا ف۴۱ جو بے جانے کہہ دی کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتی ف۴۲ اور یہ کہنے والے مسلمان ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے قول کو ثابت رکھا کیونکہ انھوں نے جو کچھ کہا وہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے علم حاصل کر کے کہا ف۴۳ کیونکہ جہانوں کی تفاصیل اور کائناتِ ماضیہ و مستقبلہ کا علم اللہ ہی کو ہے یا جس کو وہ عطا فرمائے ف۴۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں انہیں قلیل میں سے ہوں جن کا آیت میں استثنا فرمایا۔ ف۴۵ اہلِ کتاب سے ف۴۶ اور قرآن میں نازل فرما دی گئی۔ آپ اتنے ہی پر اکتفا کریں اور اس معاملہ میں یہود کے جہل کا اظہار کرنے کے درپے نہ ہوں ف۴۷ یعنی اصحاب کہف کے۔

نصف القرآن باعتبار عدد الحروف بان الت من قوله تعالى وليتلطف والاولى انه نصف القرآن من النصف الاول والثاني ١٢

غَدًا ﴿۲۳﴾ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ۡ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِیْتَ وَقُلْ عَسٰٓی اَنْ

مگر یہ کہ اللہ چاہے ف۴۸ اور اپنے ربّ کی یاد کر جب تو بھول جائے ف۴۹ اور یوں کہہ کہ

یَّهْدِیَنِ رَبِّیْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ﴿۲۴﴾ وَلَبِثُوْا فِیْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ

قریب ہے میرا ربّ مجھے اس ف۵۰ سے نزدیک تر راستی کی راہ دکھائے ف۵۱ اور وہ اپنے غار میں تین سو برس

مِائَةٍ سِنِیْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ۚ لَهٗ غَیْبُ

ٹھہرے نو اوپر ف۵۲ تم فرماؤ اللہ خوب جانتا ہے وہ جتنا ٹھہرے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِیٍّ ۫ وَّ

ف۵۳ اسی کے لیے ہیں آسمانوں اور زمینوں کے سب غیب وہ کیا ہی دیکھتا اور کیا ہی سنتا ہے ف۵۴ اس کے سوا

لَا یُشْرِكُ فِیْ حُكْمِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ وَاتْلُ مَاۤ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنْ كِتَابِ

ان کا ف۵۵ کوئی والی نہیں اور وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔ اور تلاوت کرو جو تمھارے ربّ کی کتاب ف۵۶

رَبِّكَ ۚ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ۫ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۷﴾

تمھیں وحی ہوئی اس کی باتوں کا کوئی بدلنے والا نہیں ف۵۷ اور ہرگز تم اس کے سوا پناہ نہ پاؤ گے۔

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ

اور اپنی جان ان سے مانوس رکھو جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی رضا

یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَیْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِیْدُ زِیْنَةَ الْحَیٰوةِ

چاہتے ف۵۸ اور تمھاری آنکھیں انھیں چھوڑ کر اور پر نہ پڑیں کیا تم دنیا کی زندگانی

الدُّنْیَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ

کا سنگار چاہو گے اور اس کا کہا نہ مانو جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے چلا

اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴿۲۸﴾ وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۫ فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ وَّمَنْ

اور اس کا کام حد سے گزر گیا اور فرما دو کہ حق تمھارے ربّ کی طرف سے ہے ف۵۹ تو جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے

شَآءَ فَلْیَكْفُرْ ۙ اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ؕ

کفر کرے ف۶۰ بے شک ہم نے ظالموں ف۶۱ کے لیے وہ آگ تیار کر رکھی ہے جس کی دیواریں انھیں گھیر لینگی

ف۴۸ یعنی جب کسی کام کا ارادہ ہو تو یہ کہنا چاہیئے کہ ان شاء اللہ ایسا کروں گا بغیر ان شاء اللہ کے نہ کہے شانِ نزول اہلِ مکہ نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جب اصحاب کہف کا حال دریافت کیا تھا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کل بتاؤں گا اور ان شاء اللہ نہیں فرمایا تھا تو کئی روز وحی نہیں آئی پھر یہ آیت نازل ہوئی ف۴۹ یعنی ان شاء اللہ کہنا یاد نہ رہے تو جب یاد آئے کہہ لے حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب تک اس مجلس میں رہے اس آیت کی تفسیروں میں کئی قول ہیں بعض مفسرین نے فرمایا معنی یہ ہیں کہ اگر کسی نماز کو بھول گیا تو یاد آتے ہی ادا کرے (بخاری ومسلم) بعض عارفین نے فرمایا معنی یہ ہیں کہ اپنے ربّ کو یاد کر جب تو اپنے آپ کو بھول جائے، کیونکہ ذکر کا کمال یہی ہے کہ ذاکر مذکور میں فنا ہو جائے ؎

ذکر و ذاکر محو گردد بالتمام
جملگی مذکور ماند والسّلام

ف۵۰ واقعہ اصحاب کہف کے بیان اور اس کی خبر دینے
ف۵۱ یعنی ایسے معجزات عطا فرمائے جو میری نبوت پر اس سے بھی زیادہ ظاہر دلالت کریں جیسے کہ انبیاء سابقین کے احوال کا بیان اور غیوب کا علم اور قیامت تک پیش آنے والے حوادث و وقائع کا بیان اور شق القمر اور حیوانات سے اپنی شہادتیں دلوانا وغیرہا (خازن وجمل)
ف۵۲ اور اگر وہ اس مدت میں جھگڑا کریں تو
ف۵۳ اسی کا فرمانا حق ہے شانِ نزول نجران کے نصرانیوں نے کہا تھا تین سو برس تو ٹھیک ہیں اور نو کی زیادتی کیسی ہے اس کا ہمیں علم نہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔
ف۵۴ کوئی ظاہر اور کوئی باطن اس سے چھپا نہیں۔
ف۵۵ آسمان اور زمین والوں کا۔
ف۵۶ یعنی قرآن شریف۔
ف۵۷ اور کسی کو اس کے تبدیل و تغییر کی قدرت نہیں۔
ف۵۸ یعنی اخلاص کے ساتھ ہر وقت اللہ کی طاعت میں مشغول رہتے ہیں شانِ نزول سردارانِ کفار کی ایک جماعت نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہمیں غرباء اور شکستہ حالوں کے ساتھ بیٹھتے شرم آتی ہے اگر آپ انھیں اپنی صحبت سے جدا کر دیں تو ہم اسلام لے آئیں اور ہمارے اسلام لے آنے سے خلق کثیر اسلام لے آئے گی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ف۵۹ یعنی اسکی توفیق سے اور حق و باطل ظاہر ہو چکا میں تو مسلمانوں کو ان کی غربت کے باعث تمہاری دل جوئی کے لیے اپنی مجلس مبارک سے جدا نہیں کروں گا ف۶۰ اپنے انجام و مآل کو سوچ لے اور سمجھ لے کہ ف۶۱ یعنی کافروں۔

وَاِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ یَشْوِی الْوُجُوْهَ ؕ بِئْسَ الشَّرَابُ ؕ

اور اگر ف۶۲ پانی کے لیے فریاد کریں تو ان کی فریاد رسی ہوگی اس پانی سے کہ چرخ دیئے ہوئے

وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۲۹﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا

دھات کی طرح ہے کہ ان کے منہ بھون دیگا کیا ہی بُرا پینا ہے ف۶۳ اور دوزخ کیا ہی بُری ٹھہرنے کی جگہ۔ بیشک جو ایمان

نُضِیْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ﴿۳۰﴾ اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ

لائے اور نیک کام کیے ہم ان کے نیگ ضائع نہیں کرتے جن کے کام اچھے ہوں ف۶۴ ان کے لیے بسنے کے باغ ہیں ان

مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّیَلْبَسُوْنَ

کے نیچے ندیاں بہیں وہ اس میں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے ف۶۵ اور سبز

ثِیَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـٕیْنَ فِیْهَا عَلَى الْاَرَآىٕكِ ؕ

کپڑے کریب اور قنادیز کے پہنیں گے وہاں تختوں پر تکیہ لگائے ف۶۶

نِعْمَ الثَّوَابُ ؕ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۳۱﴾ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَیْنِ

کیا ہی اچھا ثواب اور جنّت کیا ہی اچھی آرام کی جگہ اور ان کے سامنے دو مردوں کا حال بیان کرو

جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَیْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّ

ف۶۷ کہ ان میں ایک کو ف۶۸ ہم نے انگوروں کے دو باغ دیئے اور ان کو کھجوروں سے ڈھانپ لیا اور

جَعَلْنَا بَیْنَهُمَا زَرْعًا ؕ ﴿۳۲﴾ كِلْتَا الْجَنَّتَیْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ

ان کے بیچ بیچ میں کھیتی رکھی ف۶۹ دونوں باغ اپنے پھل لائے اور اس میں کچھ کمی نہ دی

شَیْـٴًـا ۙ وَّفَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ﴿۳۳﴾ وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَ

ف۷۰ اور دونوں کے بیچ میں ہم نے نہر بہائی اور وہ ف۷۱ پھل رکھتا تھا ف۷۲ تو اپنے ساتھی ف۷۳ سے بولا اور

هُوَ یُحَاوِرُهٗۤ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا ﴿۳۴﴾ وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَ

وہ اس سے ردّ و بدل کرتا تھا ف۷۴ میں تجھ سے مال میں زیادہ ہوں اور آدمیوں کا زیادہ زور رکھتا

هُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ مَاۤ اَظُنُّ اَنْ تَبِیْدَ هٰذِهٖۤ اَبَدًا ﴿۳۵﴾ وَّمَاۤ اَظُنُّ

ہوں ف۷۵ اپنے باغ میں گیا ف۷۶ اور اپنی جان پر ظلم کرتا ہوا ف۷۷ بولا مجھے گمان نہیں کہ یہ کبھی فنا ہو اور میں گمان

ف۶۲ پیاس کی شدت سے۔

ف۶۳ اللہ کی پناہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا وہ غلیظ پانی ہے روغن زیتون کی تلچھٹ کی طرح ترمذی کی حدیث میں ہے کہ جب وہ مُنہ کے قریب کیا جائے گا۔ تو منہ کی کھال اس سے جل کر گر پڑے گی بعض مفسرین کا قول ہے کہ وہ پگھلایا ہوا رانگ اور پیتل ہے۔

ف۶۴ بلکہ انھیں ان کی نیکیوں کی جزا دیتے ہیں۔

ف۶۵ ہر جنتی کو تین تین کنگن پہنائے جائیں گے سونے اور چاندی اور موتیوں کے حدیث صحیح میں ہے کہ وضو کا پانی جہاں جہاں پہنچتا ہے وہ تمام اعضا بہشتی زیوروں سے آراستہ کیے جائیں گے

ف۶۶ شاہانہ شان و شکوہ کے ساتھ ہوں گے۔

ف۶۷ کہ کافر و مومن اس میں غور کر کے اپنا اپنا انجام و مال سمجھیں اور ان دو مردوں کا حال یہ ہے۔

ف۶۸ یعنی کافر کو

ع ۴ / ۱۶

ف۶۹ یعنی انھیں نہایت بہترین ترتیب کے ساتھ مرتب کیا

ف۷۰ بہار خوب آئی۔

ف۷۱ باغ والا اس کے علاوہ اور بھی۔

ف۷۲ یعنی اموال کثیرہ سونا چاندی وغیرہ ہر قسم کی چیزیں۔

ف۷۳ ایمان دار

ف۷۴ اور اترا کر اور اپنے مال پر فخر کر کے کہنے لگا کہ۔

ف۷۵ میرا کنبہ قبیلہ بڑا ہے ملازم خدمت گار نوکر چاکر بہت ہیں۔

ف۷۶ اور مسلمان کا ہاتھ پکڑ کر اس کو ساتھ لے گیا وہاں اس کو افتخاراً ہر طرف لیے پھرا اور ہر ہر چیز دکھائی۔

ف۷۷ کُفر کے ساتھ اور باغ کی زینت و زیبائش اور رونق و بہار دیکھ کر مغرور ہو گیا اور۔

السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّیْ لَاَجِدَنَّ خَیْرًا مِّنْهَا

نہیں کرتا کہ قیامت قائم ہو اور اگر میں ف۷۸ اپنے ربّ کی طرف پھر گیا بھی تو ضرور اس باغ سے بہتر

مُنْقَلَبًا ﴿۳۶﴾ قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ یُحَاوِرُهٗۤ اَكَفَرْتَ بِالَّذِیْ خَلَقَكَ

پلٹنے کی جگہ پاؤں گا ف۷۹ اس کے ساتھی ف۸۰ نے اس سے الٹ پھیر کرتے ہوئے جواب دیا کیا تو اس کے

مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ﴿۳۷﴾ لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّیْ وَ

ساتھ کفر کرتا ہے جس نے تجھے مٹی سے بنایا پھر نتھرے پانی کی بوند سے پھر تجھے ٹھیک مرد کیا ف۸۱ لیکن میں تو یہی کہتا ہوں کہ وہ اللہ

لَاۤ اُشْرِكُ بِرَبِّیْۤ اَحَدًا ﴿۳۸﴾ وَلَوْلَاۤ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ

ہی میرا رب ہے اور میں کسی کو اپنے ربّ کا شریک نہیں کرتا ہوں اور کیوں نہ ہوا کہ جب تو اپنے باغ میں گیا تو کہا

لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿۳۹﴾ ۚ فَعَسٰى رَبِّیْۤ

ہوتا جو چاہے اللہ ہمیں کچھ زور نہیں مگر اللہ کی مدد کا ف۸۲ اگر تو اپنے سے مال و اولاد میں کم دیکھتا تھا ف۸۳ تو

اَنْ یُّؤْتِیَنِ خَیْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَیُرْسِلَ عَلَیْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ

قریب ہے کہ میرا ربّ مجھے تیرے باغ سے اچھا دے ف۸۴ اور تیرے باغ پر آسمان سے بجلیاں اتارے

فَتُصْبِحَ صَعِیْدًا زَلَقًا ﴿۴۰﴾ ۙ اَوْ یُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِیْعَ لَهٗ طَلَبًا ﴿۴۱﴾

تو وہ پٹ پر میدان ہو کر رہ جائے ف۸۵ یا اس کا پانی زمین میں دھنس جائے ف۸۶ پھر تو اسے ہرگز تلاش نہ

وَاُحِیْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ یُقَلِّبُ كَفَّیْهِ عَلٰى مَاۤ اَنْفَقَ فِیْهَا وَهِیَ خَاوِیَةٌ

کر سکے ف۸۷ اور اس کے پھل گھیر لیے گئے ف۸۸ تو اپنے ہاتھ ملتا رہ گیا ف۸۹ اس لاگت پر جو اس باغ میں

عَلٰى عُرُوْشِهَا وَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّیْۤ اَحَدًا ﴿۴۲﴾ وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ

خرچ کی تھی اور وہ اپنی ٹٹیوں پر گرا ہوا تھا ف۹۰ اور کہہ رہا ہے اے کاش میں نے اپنے ربّ کا کسی کو شریک نہ کیا ہوتا اور

فِئَةٌ یَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ﴿۴۳﴾ ؕ هُنَالِكَ الْوَلَایَةُ لِلّٰهِ

اس کے پاس کوئی جماعت نہ تھی کہ اللہ کے سامنے اس کی مدد کرتی نہ وہ بدلہ لینے کے قابل تھا ف۹۱ یہاں کھلتا ہے ف۹۲ کہ

الْحَقِّ ؕ هُوَ خَیْرٌ ثَوَابًا وَّخَیْرٌ عُقْبًا ﴿۴۴﴾ ۠ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَیٰوةِ

اختیار سچے اللہ کا ہے اس کا ثواب سب سے بہتر اور اسے ماننے کا انجام سب سے بھلا۔ اور ان کے سامنے ف۹۳ زندگانی دنیا

ع ۵ / ۱۷

ف۷۸ جیسا کہ تیرا گمان ہے بالفرض۔
ف۷۹ کیونکہ دنیا میں بھی میں نے بہترین جگہ پائی ہے
ف۸۰ مسلمان
ف۸۱ عقل و بلوغ قوت و طاقت عطا کی اور تو سب کچھ پا کر کافر ہو گیا۔
ف۸۲ اگر تو باغ دیکھ کر ماشاء اللہ کہتا اور اعتراف کرتا کہ یہ باغ اور اس کے تمام محاصل و منافع اللہ تعالٰی کی مشیت اور اس کے فضل و کرم سے ہیں اور سب کچھ اس کے اختیار میں ہے چاہے اس کو آباد رکھے چاہے ویران کرے ایسا کہتا تو یہ تیرے حق میں بہتر ہوتا تو نے ایسا کیوں نہیں کہا۔
ف۸۳ اس وجہ سے تکبر میں مبتلا تھا اور اپنے آپ کو بڑا سمجھتا تھا۔
ف۸۴ دنیا میں یا عقبٰی میں
ف۸۵ کہ اس میں سبزہ کا نام و نشان باقی نہ رہے
ف۸۶ نیچے چلا جائے کہ کسی طرح نکالا نہ جا سکے۔
ف۸۷ چنانچہ ایسا ہی ہوا عذاب آیا۔
ف۸۸ اور باغ بالکل ویران ہو گیا۔
ف۸۹ پشیمانی اور حسرت سے۔
ف۹۰ اس حال کو پہنچ کر اس کو مؤمن کی نصیحت یاد آتی ہے اب وہ سمجھتا ہے کہ یہ اس کے کفر و سرکشی کا نتیجہ ہے۔
ف۹۱ کہ ضائع شدہ چیز کو واپس کر سکتا۔
ف۹۲ اور ایسے حالات میں معلوم ہوتا ہے۔
ف۹۳ اے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔